پردۂ غفلت

ایک مسلمان زمیندار کی گھرانی کا قصہ

از

سید عابد حسین

برلین

مطبع شرکت «کاویانی»

سنہ ۱۹۲۵

پردۂ غفلت

ایک مسلمان زمیندار کی گھرانی کا قصہ

از:

سید عابد حسین

برلن

مطبع شرکت «کاویانی»

سنه ۱۹۲۵

ڈراما نویسی کی یہہ پہلی کوشش حریم تیاتر کی پردہ دار

نی حسن شاهد صاحب سہروردی مہتمم و مشیر فن ماسکو

ٹ تھئیٹر کی خدمت میں اظہار اخلاص واحترام کی طور پر

ں کی جاتی هی.

وقت گل خوش باد کز وی وقت می‌خواران خوش است

عابد

اشخاص

میر الطاف حسین — رسول‌آباد کی زمیندار، عمر ۶۰ سال

رقیه خاتون — اون کي بیوي، عمر ۵۲ سال

صغرا — اون کي لڑکي، عمر ۲۲ سال

محمد محسن — اون کی داماد، ناظر کلکٹري، عمر ۲۷ سال

منظور حسین — اون کا بھتیجا، میر شجاعت حسین مرحوم کا لڑکا، عمر ۲۳ سال

سعیده — اوس کي بہن، عمر ۱۷ سال

شیخ کرامت علي — شجاعت حسین مرحوم کی اتالیق، عمر ۷۵ سال

محمد جواد — مڈل اسکول رسول‌آباد کی هیڈ مدرس، عمر ۳۶ سال

محمد علي — ایک دوسری قصبه کمال پور کا زمیندار، سعیده کا عاشق، عمر ۲۵ سال

احمد حسین ـــ میر الطاف حسین کی سالے اور مختار عام،

عمر ۵۴ سال

گنگا سہائی ـــ میر شجاعت حسین مرحوم کی جائداد کی

سیتا رام ـــ مہاجن

چپراسی   خدمتگار   خادمہ

پہلا ایکٹ

پہلا سین

(میر الطاف حسین اپنی مکان کی سامنی نیم کی درختونکی سائی میں ایک تکیہ دار مونڈھی پر بیٹھی حقہ پی رہی ہیں — ہاتھہ میں تسبیح ہی وظیفہ کا شغل جاری ہی - سیدھی ہاتھہ پر ایک مونڈھی پر احمد حسین اور بائیں ہاتھہ پر کچھہ فاصلی سی ایک چارپائی کی پائینتی سیتارام مہاجن بیٹھی ہیں).

احمد حسین

(سلسلۂ کلام کو جاری رکھتی ہوئی) چودھویں صدي ہی چودھویں صدي، خون سفید ہو گئی ہیں۔ جس چچا نی بچپن سی بیٹی کي طرح پالا اوس سی یہہ سرکشي- اپنا گھر الگ کرینگی، اپني جایداد سنبھالیں گی، بہن کو لکھا پڑھاکی میم بنائیں گی۔ اسمیں چاہی خاندان کي ... مٹي میں ملجائی چاہی ....

(بات کاٹکر) آمد میاں یہہ سب انگریزي پڑھني
قصور هی۔ دیکھونا صاحبزادی کی والد هماری تمهار
ساتہہ اردو مڈل میں پڑھتی تھی، کیسی چپ چاپ م
آدمي تھی۔ هم تم مڈل فیل رهی اور وہ پاس هو
کر انگریزي اسکول میں پهنچی ـ تب سی کیسي دهو
دهار باتیں کرنی لگی اور لندهن جاکر تو ایسی بدلی
کیا مجال کوئي کہہ سکی یہہ وهي میاں شجاعت هیں ۔
سر جهکائی بغل میں بستہ اور سلیٹ دبائی مدرسی جایا کر
تھی۔

احمد حسین

اور تو اور اس بڈھی کھوسٹ کرامت علي کو خدا جا
کیا هوگیا هی۔ شجاعت بهائي مرحوم کي لن ترانیاں س
کر اسکي عقل ماري گئي ـ منظور اور اسکي بہن دون
کو خدا جانی کیا اولٹا سبق پڑهایا کرتا هی۔

میر الطاف حسین

(خفگي کی لہجہ میں) بهئي احمد حسین تم سی کتا
بار کہدیا کہ شیخ جي کا ذکر ایسی الفاظ میں نہ کیا کر

کچھہ بھي هو والد مرحوم کی زمانی کی آدمي هیں اور
یری تمہاری دونوں کی بزرگ هیں.

احمد حسین

بھائیصاحب ایسي بزرگي کو سات سلام۔ آخر خدارسول
کا حکم بھي کوئي چیز هی۔ دین کي باتوں میں کسي کي
ؤرگي نہیں چلتي۔ هم جب جانتی بڑی بزرگ هیں جب
کی کو سمجھائی که میاں نیچریت کی خیالات چھوڑو،
ہن کو سیدانیوں کي طرح پردی میں بیٹھنی دو، چچا کي
طاعت کرو——

سیتارام

اور ماموں کي.

احمد حسین

ماموں کمبخت کس حساب میں هی' وہ تو نالائق، جاهل
ی ایمان سمجھا جاتا هی۔ (میر صاحب کي طرف مخاطب
ہوکر) کہئی قبله و کعبه بڑوں کي اطاعت چھوٹوں پر
رض هی که نہیں؟ پھر جو شخص بھتیجی کو چچا سی
باوت کرنی پر ورغلائی اور لڑکیوں کو پڑہ لکھہ کر غارت
ہو جانی کي صلاح دی اوسپر میں اعتراض کرتا هوں
تو کیا برا کرتا هوں؟

میر صاحب

تمہیں کہاں سی معلوم ہی کہ شیخ جي ان باتون کي تعلیم دیتی ہیں ؟ منظور بچہ ہی اور اوسکي طبیعت میں بیچینی ہی۔ جب مزاج میں یکسوئي آئیگي یہہ باتیں جاتي رہینگي.

احمد حسین

بہائیصاحب خطا معاف ، آپ ہیں فرشتہ خصال اور سبکو اپنا جیسا سمجتھی ہیں آپکو خبر نہیں کہ کیا کیا ہانڈیاں پک رہي ہیں۔ کل نیک رام ضلع سی واپس آیا ہی۔ اپنی مقدمی کی لئی وکیل کرنی گیا تھا لاله بالکشن کی یہاں جو پہونچا تو معلوم ہوا کہ دوسری موکلونسی باتیں کر رہی ہیں فرصت نہیں ہی۔ دو گھنٹی کامل انتظار کرنا پڑا ، اوسکی بعد دیکھتا کیا ہی کہ وکیل صاحب کی کمری سی میاں منظور اور گنگا سپاہي سرگوشي کرتی ہوئی نکلی دونوں نی اسی دیکھا لیکن آنکھہ بچاکر نکل گئی۔ اب فرمائي اسکی کیا معني ہیں.

میر صاحب

واللہ اعلم۔ منظور کو کسي امر قانوني میں مشوره کرنا ہوگا.

احمد حسین

جي وه امر قانوني یہہ ھی کہ اپني اور بہن کي جائداد
کو خاندان کي جائداد سی الگ کرانی کي درخواست دیں
اور بہن کو لیکر کمال پور میں الگ گھر میں رھیں - پھر
آزادي ھي آزادي ھی- بہن پہلی ھي سی پڑھي لکھي ھی
ـ ی مشن کي میم سی اور پڑھوائینگی پھر محمد علي کی
ـ یہہ ملکر لڑکیوں کا مدرسہ قائم کرینگی اور یہہ سب
ـ ـ بھائي پڑھائي ھی جناب شیخ کرامت علي صاحب کي.

میر صاحب

مجھی یقین نہیں آتا اور بفرض محال ایسا هو بھي تو
شیخ جي نی کبھي ایسي رائی نہ دي هو گي.

احمد حسین

اب آپ نہ مانئی تو اسکا کوئی علاج نہیں، تھوڑی دن
ـ آپ معلوم ھوجائیگا.

میر صاحب

اچھا میں منظور کو سمجھاؤنگا کہ مدرسی وغیرہ کا خیال
چھوڑ دی لیکن اگر وہ اپني جائداد کا انتظام کرنا چاھتا
ـ تو اسمیں کیا برائي ھی- اب بھي اسکي جائداد کي

نگرانی منشي گنگاسہای کرتی ہیں اب وہ خود کری تو کونسي قباحت ہی۔

احمد حسین

عرض کرون کون سي قباحت ہی۔ آدمي سی زیادہ آمدني جاتي رهیگي، اتنی بڑی خاندان کا سنبھالنا مشکل ہو جائیگا، موجودہ آمدني میں نہ معلوم کن مصیبتوں سی کام چلاتا ہون، پھر تو لقمان کي حکمت سی بھي پورا نہ پڑیگا، دوسری یہہ سیتارام بیٹھی ہیں انھون نی جن لوگون سی یہہ روپیہ قرض لیکر ہمیں دیا ہی اونہیں جب معلوم ہوگا کہ آدمي جائداد صاف نکلي جاتي ہی تو وہ فوراً نالش داغ دینگی۔

سیتارام

سرکار، آمد میان سچ کہتی ہیں گنگاسہائی نی پہلی سی لوگون کو سنا رکھا ہی کہ چھوٹی میر صاحب کي جائداد سی قرضہ سی کوئی مطلب نہیں اب اگر بٹوارہ ہوگا تو بالکل ساکھہ جاتي رهیگي۔

میر صاحب

مگر یہہ تو سچ ہی نہ شجاعت مرحوم نی کبھي قرضہ لیا

نہ منظور نی اور اسکي بہن تو شاید ابھي قانوناً بالغ بھي نہیں ھی .

احمد حسین

جي بالکل درست ھی، کسي‌نی قرضہ نہیں لیا۔ یہہ تو مجھہ کمبخت کي شامت آئي تھي کہ صغرا کي شادي میں خاندان کي آبرو رکھنی کی لئی، محرم اوسي شان سی کرنی کی لئی جیسا بزرگوں کی وقت سی ھوتا چلا آرھا ھی، سال بھر کا جمع خرچ پورا کرنی کی لئی میں‌نی قرض لیا۔ لیکن کیا میاں منظور اور اونکي بہن دونوں خاندان سی الگ تھی، کیا میری آپکی بزرگ اونکی بزرگ نہ تھی، جو اونکي جائداد قرض سی بري ھی؟

سیتارام

سرکار یہہ تو پکي بات ھی ھم لوگوں کی گھر میں بھي سب کاروبار ایک میں ھوتا ھی، سب کي آمدني ایک ھوتي ھی، خرچ ساتہہ ھوتا ھی، قرضہ بھي سبھي کی لئی لیا جاتا ھی.

میر صاحب

بھئي میري سمجھہ میں یہہ باتیں نہیں آتیں منظور دو چار دن میں آئیگا تو اوس سی گفتگو کرونگا.

احمد حسین

خدا هي هی جو آپکی سمجهانی کا اثر هو ، صاحبزادی اپنی آپ کو افلاطون سمجهتی هیں ، اونکي نظر میں کسي کي بات کب جچتي هی- پهر اونهیں مشیر ملی هیں شیخ کرامت‌علي اور دوست محمد علي - اس لڑکی کی ارادی شجاعت بهائي مرحوم کي حیات هي سی یهه هیں که سعیده سی شادي کری جانتا تها که بهائي مرحوم هماری خاندان کي رسم کی خلاف آدهي جائداد لڑکي کی نام چهوڑینگی لیکن مرحوم نی اسی کبهي منهه نهیں لگایا.

میر صاحب

یهه تو تم صریحاً غلط کهتی هو شجاعت مرحوم اس لڑکی کو بهت چاهتی تهی وه هوتی تو ضرور اسي سی شادي کرتی .

احمد حسین

اب مین آپکي تردید کیسی کر سکتا هوں آپ همشیره صاحبه سی پوچهئی، ایسا هوتا تو وه سعیده کي نسبت محمد جواد سی کیوں ٹهیراتیں .

میر صاحب

یهه وه جانیں یا تم ، میری نزدیک تو یهه نسبت هي زبر-

دستي كي هى۔ نه لڑكي راضي هى نه اوسكا بهائي.

احمد حسين

شادي كى معاملى ميں لـڑكي، لڑكي كي رضامندي كا خيال كرنا تو انوكهي بات هى۔ شريف گهرانوں ميں لڑكي سى كوئي جا كر نہيں پوچها كرتا۔ ماں باپ جيسا اولاد كي بهتري كو سمجهتى هيں وه خود كيا سمجهى گى اب رهى لـڑكي كى بهائي صاحب تو چچا، چچي كى هوتى اونهيں بولنى كا كون منصب هى.

مير صاحب

مگر بهائي، منظور بهت برهم هى اگر لڑكي كي شادي جواد سى كردي گئي تو خاندان ميں نا اتفاقي كي بنياد پڑ جائيگي.

احمد حسين

بهر حال نسبت تو ٹهر چكي هى اور شادي جواد سى هونا ضروري هى۔ اگر ايسا نه هوا تو دنيا بهر كى سامنى ناك كٹ جائيگي كه بندهي بندهائي نسبت چهوٹ گئي.

مير صاحب

خير هوگا (آس پاس نظر ڈال كر) نماز كا وقت آگيا

ھی۔ (اوٹھتی ھوئی سیتارام کي طرف مخاطب ھوکر) لاله صاحب آپکو جو کچھه گفتگو کرنا ھی احمد حسین سی کیجئی۔ آپ جانتی ھیں مجھه سی توکسي بات سی مطلب نہیں.

سیتا رام

سرکار آپ اور آمد میاں کچھه دو تھوڑی ھیں، ھم آپ کی بھي تابعدار اونکی بھي، اور آپ لوگوں سی بھلا ھم کاروبار کي بات چیت کرینگی، گھر کا کام جانکر کرتی ھیں.

میر صاحب

بیشک آپ سی ایسي ھي امید ھی

(چلی گئی)

سیتا رام

میاں یہه تو بڑي بیڈھب خبر سنائي، منظور میاں نی اگر سچ مچ درخواست دیدي تو اتني بڑي جائداد ھاتھه سی گئي.

احمد حسین

درخواست دینی میں کیا کچھه کسر ھی۔ بال کشن کو تم جانتی ھو ایک ھي کائیاں ھی۔ اوس سی یہه کب امید ھوسکتي ھی که روک تھام کریگا.

پهر کیا کرنا چاهئی.

احمد حسین　　　سیتا رام

تم بتاؤ لاله- تم مقدمی معاملی میں جتنا جانتی هو هم تهوڑی جان سکتی هیں.

سیتا رام

نہیں آمدمیاں هم نی جو ایک آده حرف قانون سیکها هی سب آپکی طفیل میں، لیکن اس معاملی میں هماريسمجهه میں خود کوئي بات نہیں آتي.

احمد حسین

پهر بهلا جب تمهاري فطرت نہیں چلتي تو میں کیا کر سکتا هون

سیتا رام

ایک بات کهوں اگر آپ خفا نه هوں.

احمد حسین

کهو کهو خفا هونی کي کیا بات هی.

سیتا رام

(ادھر اودھر دیکھہ کر چپکی سی) کہیں ایسا ھوتا که شجاتمیاں کي لکھي ھوئي دستاویز نکل آتي که انھوں نی پچاس ھزار روپیه بیس سال پہلی بڑی سرکار سی قرض لیا تھا.

احمد حسین

دستاویز کہاں سی نکل آتي- میں سمجھا نہیں تم کیا کہه رھی ھو.

سیتا رام

جہاں سی لچھمن کي دستاویز بیدخلي کی مقدمی میں نکل آئي تھي.

احمد حسین

اچھا یهه مطلب ھی- مگر سنو تو سهي یهه فقره کیسی چل سکتا ھی- بھائیصاحب ابھي ابھي کہه چکی ھیں که شجاعت بھائي نی کبھي قرض نہیں لیا، وه جو پوچھینگی که یهه دستاویز کیسي ھی؟

سیتا رام

کہہ دیجئی گا کہ روپیہ تہوڑا کر کی لیا تھا اور دستاویز کا میں نی آپ سی ذکر کیا تھا آپ بھول گئی.

احمد حسین

واہ، یہہ ایسي سہل بات ھی، وہ دیکھنی کو مانگیں گی اور خط کا فرق کوئي نہ پہچانی وہ پہچان لینگی.

سیتا رام

تو اونکو سمجھانی کي آپ کوئي فکر کیجئی، اب اتنا بھي آپ نہین کرسکتی؟

احمد حسین

نہین لالہ یہہ میری کیا کسي کی بس کي بات نہیں۔ تم بھائیصاحب کو جانتی ھو پھر ایسي باتیں کرتی ھو۔ اگر کوئي پیچیدہ معاملہ ھو تو خیر، ورنہ جہاں اونکي سمجھہ میں آگیا تو وہ ھرگز ان قانوني چالوں کی روادار نہیں ھوتی.

سیتا رام

پھر اور تو کوئي بات سوجھہ نہیں پڑتي، آپ منظور میاں

کو سمجھائي کہ زمینداري کا کام بڑی بکھیڑی کا ھی، اس میں نہ پڑو، رھا خرچ، اسکي تمھیں کبھي کمي نہ ھوگي، سب کچھہ تمھارا ھی- اسي کو ذرا نمک مرچ لگا کی کہئی تو شاید مان جائیں.

احمد حسین

جي ھاں میری ھي سمجھانی سی تو وہ مانیں گی، میري تو اونھیں صورت سی نفرت ھی- دوسری یہہ کہ اون سی منطق کي بحث کون کریگا.

سیتا رام

پھر بالکشن سی سمجھوتہ کیجئی، کسي طرح لڑکی کو پٹي پڑھا دی کہ چچا کي زندگي میں عدالت سی بٹواری کي اجازت نہیں ھوگي.

احمد حسین

لالہ تم بھي بعض وقت عجیب باتیں کرنی لگتی ھو- ایسی بھي منظور بچی نہیں کہ جو کچھہ بالکشن کہدی وہ مان لینگی، اور پھر کرامت علي جو گھاٹ گھاٹ کا پاني پئی ھوئی ھی اور محمد علي جسی قانون ازبر ھی اونکی صلاح کار جو بیٹھی ھیں.

سیتا رام

(ٹھنڈي سانس لیکی) ایسا هي هی تو منظور میاں کی حصه سی هاتہه دهونا چاهئی اور چهوٹي بٹیا کی حصه کو کسي طرح بچانا چاهئی.

احمد حسین

یہه بهي کچهه ایسا سهل نہین هی' یہه سچ هی که محمد جواد سی شادي هو جائی تو اپنا آدمي هی اور جائداد اپنی هي انتظام مین رهیگي، لیکن شادي هوجائی تو جانئی.

سیتا رام

اگر سیداني بي اپني بات کي پچ کریں تو ضرور هو گي.

احمد حسین

اری لاله تم اس نئي پود کو نہیں جانتی هو - یہه لوگ اپني عقل کی آگی سات پشت تک کی بزرگوں کي کوئي هستي نہیں سمجهتی، ان کی دماغ میں یہه سما گئي هی که دنیا کي اصلاح کریں گی اور وه کیسی، عورتوں کو لکھا پڑھا کی اور اونکا پرده توڑ کی - بهلا کوئي ان سی پوچهی که یہه اب تک دنیا کیسي چل رهي تهي اور اب کیا مصیبت آن

پڑي هی که عورتیں پڑه لکهه کی قانونگو هو جائیں اور گاؤں گاؤن ماري ماري پهریں ؟

سیتا رام

واه آمدمیاں آپ بهي کیا خوب وکیل مختارون کي سي بحث کرتی هیں۔ مگر هم سی پوچهئی تو یهه سب انگریزي کتابونکا پهیر هی، همارا چهوکرا ابهي چهٹي میں گهر آیا تها، اوسکي کتاب اوٹها کی دیکهي، تصویریں تو اچهي چکني چکني هیں مگر قسم لیجئی جو ایک حرف بهي سمجهه میں آیا هو، جس زبان کي الف بی ایسي هو اوسکي کتابوں میں نه جانی کیا کچهه لکها هوگا.

احمد حسین

اجي کچهه بهي لکها هو میري طرفسی جهنم میں جائی یهاں اپني هي مصیبت کیا کم هی جو ان جهگڑوں کي فکر هو، اچها لاله، میں جاتا هوں ذرا گاؤں کا ایک چکر لگاؤں گا — (اوٹهه کهڑی هوئی)

سیتا رام

بهت اچها، مگر کل سود پهونچنی کا دن هی اوسی نه بهولئی گا.

(پرده گر جاتا هی)

دوسرا سین

(شیخ کرامت علي ڈیوڑھي میں ایک مونڈھی پر رضائي اوڑھی بیٹھی ھیں ، اندر کي طرف کی دروازی میں پردہ پڑا ھی جس کی پیچھی رقیہ خاتون ابھي ابھي آکر بیٹھي ھیں)

(پردی کی پیچھی سی رقیہ خاتون کي آواز) شیخ جي بندگي عرض ھی .

شیخ جي

جیتي رھو سیداني بي خدا گھربار میں برکت دی

رقیہ خاتون

کہئی شیخ جي اب مزاج کیسا ھی ، اس کھانسي نی آپکو بڑي تکلیف دي .

شیخ جي

کسی ؟ مجھی ؟ نہیں سیداني بي بڑھاپی میں تو کھانسي تکیہ کلام ھو گئي ھی ، سننی والوں کو اس سی تکلیف ھو مجھی تو آرام ملتا ھی .

رقیہ خاتون

سچ ھی شیخ جي بڑھاپا سو بیماریوں کي بیماري ھی ، آپ تو

خدا رکھی پانچ اوپر ستر برس کی هیں ، صغرا کی باپ کو ابهي ساٹهه پوری نہیں هوئی وه بهي سدا کی روگي هوگئی هیں .

شیخ جي

اجي الطاف میاں کي نه کهئی، وه جواني هي میں کون تندرست تهی - بات یهه هی کـه جب انسان ایک اندهیري کوٹهڑي میں رات دن جانماز پر بیٹها رهی گا تو صحت آپ هي خراب هوا چاهی .

رقیه خاتون

بس شیخ جي آپ کي انهیں باتوں سی تو آگ لگ‌جاتي‌هی آپ کی نزدیک جو الله کا نیک بنده نماز وظیفه میں اپنی دن رات کاٹي وه احدي اور نکما هی .

شیخ جي

ای لو سیداني بي خفا هو گئیں . میں‌نی تو ایک بات کهي تهي اونپر اعتراض کب کیا تها .

رقیه خاتون

آپ منهه سی نه کهیں مگر دل میں یهي هی ، کهئی میں جهوٹ کهتي هوں .

شیخ جي

اب آپ کہلواتي هیں تو میں کہتا هوں ، میر الطاف حسین کی کاهل هونی میں کیا شبہہ هی ، جو شخص دنیا میں اپنی خاندان کو نہ سنبھال سکی ، جو اپنی همسایوں کا حق نہ ادا کر سکی ، جو اپني جائداد کو اپنی نالائق سالی اور ایک بی ایمان مہاجن کی هاتھوں برباد هونی کی لئی چھوڑ دی ، وہ کاهل نہیں تو کیا هی .

رقیہ خاتون

دیکھو نہ میں جانتي تھي کہ صغرا کی باپ اور احمد حسین کو صلواتیں سنانا آپکو منظور تھا۔ میں احمد حسین کي طرف سی تو کچھہ نہیں کہتي ، لوگ کہیں گی بہن هی طرفداري کرتي هی ، لیکن صغرا کی باپ کو کوئي دوسرا کچھہ کہتا تو منہہ جھلس دیتي۔ غضب خدا کا اوس شخص نی دنیا کو چھوڑا ، چین آرام تج دیا ، دن رات کي عبادت میں اپني جان هلکان کردي اور لوگوں کی نزدیک کاهل هی .

شیخ جي

سیداني بي کاهلي اسي کا نام نہیں هی کہ آدمي سچ مچ هاتہہ پیر نہ هلائی ، جو شخص اپنی سمجھہ سی کام لینا

نہیں چاھتا اور زندگي کي گتھیوں کی سلجھانی سی جي چراتا ھی وہ سب سی بڑھکر کاھل ھی ، محض اللہ اللہ کرنی سی کوئي شخص اللہ کا نیک بندہ نہیں بن جاتا ، اسکی لئی پہلي شرط ھی کہ انسان دنیا میں اپنا فرض جانی اور ادا کری ، اللہ کی اور بندوں کی لئی مصیبت نہیں بلکہ راحت کا باعث ھو .

رقیہ خاتون

ای ھی تو اوس بیچاری نی کس کی سر پر مصیبت ڈھائي ھی

شیخ جي

اوس بیچاری نی مصیبت ڈھائي ھی اپني اسامیوں پر ، جنکا خدا نی اوس سی سابقہ ڈالا تھا ، اور جنھیں اوس نی میاں احمد حسین کی سپرد کر دیا کہ پولیس سی ملکر اونھیں لٹوائیں ، اوس نی مصیبت ڈھائي ھی اپنی خاندان پر ، جسکي آدھي جائداد اوسکي نمازگذاري کي بدولت مہاجن کی قبضہ میں جا رھي ھی ، اوس نی مصیبت ڈھائي ھی اپني بیٹي اور بھتیجي پر جنکي تعلیم و تربیت کو اوس نی آپ پر چھوڑ رکھا ھی . (کھانسنی لگی)

رقیه خاتون

یا اللهؐ! یا الله ! اب میري باري آئي ـ شیخ جي آپ بزرگ هیں اس لئی زبان روک کر رہ جاتي هوں مگر اتنا کهی بغیر نهیں رہ سکتي که بڑهاپي میں آپکا دماغ صحیح نهیں رها—— میں آئي تهي ایک معاملی مین صلاح کرنی مگر سڑي سودائیوں سی کون باتیں کری، لیجئی بندگي میں جاتي هوں.

شیخ جي

(هنس کر) آپ نی خود هي چهیڑ چهیڑ کی کهلوایا ورنه میں نی تو آپ لوگوں کو عقل کي راہ سجهانی سی توبه کر لي هی۔ اچها، لی اب غصه کو تهوک دیجئی میر الطاف حسین میں خوبیاں بهي بہت سي هیں آپ کہیں تو سنا چلوں۔ سیدانی بي —— هائیں کیا سچ مچ چلي گئیں.

رقیه خاتون

کیا کروں بیٹهه کی، انسان اپنی حواس میں هو تو اوس سی بات کي جائی.

شیخ جي

اچها اب سی هی، میں سمٹ سمٹا کی حواس میں سمایا جاتا هوں.

رقیه خاتون

لیجئی اب گالیاں دینی سی تهکی تو دل‌لگي کرنی لگی-
کہتي هوں که بڑي ضروري باتیں کرنا هیں.

شیخ جي

یا الله تو ضروري باتیں کیا ضرور هی که رو رو کی کي
جائیں اور کراه کراه کی سني جائیں، آپ کہه چلئی میں
بہت غور سی سن رها هوں.

رقیه خاتون

کچهه نہیں بات یهه هی که مجهی سعیده کي طرف سی
بڑي فکر هی یهه لڑکي ایسي گهنّي هی که اسکي دل کي
بات هي نہیں سمجهه میں آتي، دن بدن دبلي هوتي جاتي
هی اور اوپر سی پڑهنی کي هوس هی، ویسی تو میں روک
تهام کرتي هوں لیکن جب بهائي یہاں هو تو سوای کتاب
سی سر مارنی کی اور کوئي کام هي نہیں هی- اور یهه منظور
تو دنیا سی انوکها لڑکا هی اوس نی میري بچي کو خدا جانی
کیا سمجها دیا هی که وه زندگي سی بیزار هو گئي هی
میں دن رات چیخا پیٹا کرتي هوں مگر نه تو وه خدا کي

بندي منهہ سی کچھہ کہتي ھی اور نہ میری کہنی پر کان دھرتي ھی.

شیخ جي

جہان تک میں سمجھا آپ کو اوس سی دو شکایتیں ھیں ایک یہہ کہ پڑھنی کا شوق رکھتي ھی دوسری یہہ کہ اداس رھا کرتي ھی اور اوسکا علاج آپ یہہ کرتي ھین کہ اوسی پڑھنی نہ دیں اور اوس پر خفا ھوں.

رقیہ خاتون

آپ نی پھر اولٹي اولٹي باتیں کرنا شروع کیں ، میں اوسپر خفا ھوتي ھوں تو اوسکي بھلائي کی لئی یا خدا نخواستہ دشمني سی ؟

شیخ جي

سیداني بي سنئی سعیدہ کو میں نی گود میں کھلایا ھی اور اوسکی باپ کو بچپن سی پڑھایا ھی اس لڑکي کي طبیعت کي افتاد آدمي جب سمجھہ سکتا ھی جب اسکی باپ کي سیرت سی خوب واقف ھو ، شجاعت حسین آپ کی دیور تھی، مگر اونکو نہ آپ نی پہچانا نہ آپکی شوھر اور بھائي نی ، اور سچ پوچھئی تو سوای میری اور چند اور لوگوں

کی کسي نی بهي نہیں۔ اگر میں آپکو اونکي طبیعت اوراونکی
خیالات سمجهاؤں تو آپ کیا سمجهینگي، اتنا سن لیجئی
که مرحوم ایسا دماغ رکهتی تهی جو روزمره زندگي سی
آگی کچهه سوچ سکتا تها اور ایسا دلؔ جو اپنی اور اپنی
خاندان کی رنج و راحت کی علاوه اور باتوں کا بهي احساس
رکهتا تها۔ ایسی لوگون پر اون ذرا ذرا سي باتوں کا بہت
اثر هوتا هی جو آپکی نزدیک کچهه معني نہیں رکهتیں،
سعیده اونکي بیٹي هی اور اوس نی منظور سی کہیں زیاده
اونکي طبیعت پائي هی، علاوه اسکی وه عورت هونی کی سبب سی
اون سی بڑهکر درد طبیعت میں رکهتي هی، اس کی سی
لوگ دنیا میں محض کهانی پینی اور سونی کی لئی نہیں بلکه
قلب و دماغ سی بهي کام لینی کی لئی پیدا هوتی هیں اور
اگر اونهیں اپنی خیالات و احساسات کو الفاظ میں اور
مقاصد کو کاموں میں ظاهر کرنی کا موقعه نه ملی تو یهه دل
هي دل میں کڑهتی هیں اور اونکي زندگي خاموشي
افسردگي اور حزن و ملالؔ بنکر ره جاتي هی۔ اب اس
لڑکي کا دل تو ٹهرا اسدرجه اثرپذیر، اور پیدا هوئي هی
وه ایسی ملک میں جهاں عورت کو جاننی، سوچنی، اور
کرنی کي ممانعت هی تو جو نتیجه هونا چاهئی وه ظاهر

هی، اوسپر طره هی آپ کي محبت جو اوسکی تهوڑی بهت پڑهنی کو بهي روکنا چاهتي هی اور تنبیه و سرزنش سی اوسکی دلکو اور صدمه پهونچاتي هی.

رقیه خاتون

شیخ‌جي میري سمجهه میں آپکي باتیں نہیں آتیں۔ یهه میں بهي سمجهتي هوں که لڑکي سچ مچ شیشه کا سا دل رکهتي هی مگر یهه کسي طرح نہیں هوسکتا که میں نصیحت کرنا چهوڑ دوں، جوان لڑکي کي تعلیم آسان نہیں هی، اگر گهر کي جهڑکي سی کام نه لوں تو کل کو میري برابري کرنی لگی گي۔ خیر، میں‌نی جس بات میں صلاح لینی کی لئی آپکو بلایا تها وه یهه هی که میری نزدیک اگر سعیده کي شادي هوجائی تو گهر کی کام دهندی میں اوسکا جي بهل جائیگا آپ کي کیا رائی هی؟

شیخ جي

یهه لیجئی آپ نی پهر دیوانی کو هو کي کنجي دیدي، میں ابهي اپني پهلي تقریر سی هانپ رها هوں آپ نی وه بات کهدي که اوبل پڑنی کو جي چاهتا هی مگر آپکی سامنی بکواس کرنی سی کوئي فائده نہیں اسلئی اب میں

آپکي بات کا نہایت اختصار سی جواب دیا کرونگا ـ آپ جو مجھہ سی پوچھتي ھیں یہہ میری نزدیک سعیدہ سی پوچھنا چاھئی.

رقیہ خاتون

اور سنو لوگو ، میں لڑکي سی جاکر اوسکي شادي کي باتیں کروں۔ شیخ‌جي آپکي حیا شرم کو آخر کیوں آگ لگ گئي، یہہ باتیں لڑکیوں سی دنیا میں کوئي کرتا ھی، باپ ماں، چچا چچي آخر کاھی کی لئی ھوتی ھیں ؟

شیخ جي

جواب سی بخوف طوالت قطع نظر کرکی گذارش ھی کہ آپ سعیدہ کي شادي کس سی کرنا چاھتي ھیں ؟

رقیہ خاتون

یہہ بھي کوئي پوچھنی کي بات ھی اوسي سی جس سی منگني ھوئي ھی.

شیخ جي

یعني مسمي محمد جواد مدرس مڈل اسکول سی .

رقیہ خاتون

اور نہیں تو کس سی؟

شیخ جي

مین اسکی بالکل خلاف هون—

رقیه خاتون

کیون آخر ؟

شیخ جي

نمبر ایک ، جواد جهل مرکب هی- نمبر دو ، محسنه کي اور اوسکي طبیعت مین راجه بهوج اور گنگاتیلي کا فرق هی، نمبر تین ، وه ایک دوسری لڑکی سی شادي کرنا چاهتي هی.

رقیه خاتون

صاف صاف کیون نه کهئي که آپ سعیده کي شادي محمد علي سی هونی کا خواب دیکهه رهی هین- لوگ سمجهتی هین که جو جو منصوبی گنهتی هین وه مجهه سی چهپی هوئی هین مگر مین ایسي ننهي نهین هون مجهی رتي رتي کي خبر هی اور سبکو سنا کر کهتي هون— که چاهی ادهر کي دنیا ادهر هوجائی میري بچي کا بیاه اوس بد نصیب محمدعلي سی نهین هوسکتا.

شیخ جي

آپکا یہہ خیال هی اور میں یہہ سمجھتا هوں که دونوں طرف کي دنیا اپني اپني جگه پر قائم رهیگي اور آپکي بچي کا بیاه محمدعلي سی رچیگا.

رقیه خاتون

وه کون تیس‌مار خان هی جو میری مقابلی پر آئیگا؟ میں بهي تو سنوں اوسکا نام.

شیخ جي

سعیده.

رقیه خاتون

بس میں تو سمجهي تهي کوئي بڑا رستم هی، میاں منظور صاحب بہادر کو آپ کیوں بهول گئی؟

شیخ جي

سعیده کا مقابله ایک تو آپ کي اور احمدحسین کي قوت جسماني سی هی اور دوسری خاندان اور قوم کي رائی سی- پہلی معامله میں بیشک منظور اوسکي مدد کریگا، مگر دوسری میں وه آپ اپني مددگار هوگي کیونکه اوسکا دل قوي هی اور اراده مضبوط.

رقیہ خاتون

(طعن آمیز ھنسي کی ساتھہ) کیوں نہیں یہہ دبو گم صم
لڑکي ضرور کبني قبیلی سی لڑائي لڑیگي، اچھا ھی میں
بھي تماشا دیکھونگي.

شیخ جي

جي ھاں یہي بی‌زبان لڑکي ساری جہان کا مقابلہ کریگي
میں کہہ چکا ھوں کہ آپ اس لڑکي کو نہیں پہچانتي ھیں
سنئی، دنیا کی دو تمدنوں کی ٹکرانی سی ایک شرار پیدا ھوا
ھی جسکا مخزن اس لڑکي کا دل ھی، ایشیا کی مغرب
سی ایک قوم عزم، حوصلہ اور جرأت لیکر آئي اور
مشرق میں ایک دوسري قوم تھي جو صبر ایثار اور درد
رکھتي تھي۔ دونوں کی صدیوں تک ساتھہ رھنی سی ایک
نئي سیرت کا خمیر تیار ھوا جسکی اجزا میں دونوں قوموں
کی جوھر ملی جلی تھی۔ تعجب کي بات ھی کہ ان دونوں
قوموں کی مردوں نی اس دولت کی لینی سی انکار کیا اور
کہا یہہ ھماري چیز نہیں ھی، مگر عورتوں نی چپکی
سی لیکر اپنی قلب میں چھپا لیا، اب چونکہ عورتونکی دل

پر جہالت اور غفلت کی بندوں نی پہرا بٹھا رکھا ھی '
اسلئی اور بہت سی بیش بہا خزینوں کي طرح یہہ امانت
بھي زمانہ کي نظرون سی پنہاں ھی۔ اس سعیدہ نی خوش
قسمتي سی ایسا باپ پایا جسکي بدولت وہ کم سی کم خود
اس سی واقف ھوگئي ھی کہ اسکی پاس کیا بی بہا دولت
ھی۔اب آپکي اور ساری زمانی کي مخالفت کو وہ صبر
خاموشي اور مسکیني سی برداشت کرتي ھی لیکن اگر آپ
یہہ سمجھیں کہ آپ بہن بھائیوں کي سختي نی اوسکی عزم
کو دبا دیا ھی اور اوسکی حوصلی کو توڑ دیا ھی تو آپ
سی بڑھکر کوئي غلطي پر نہیں ' وہ دن آرھا ھی کہ
آپ پر بھي اصل حقیقت عیاں ھوجائیگي۔

رقیہ خاتون

شکر ھی آپ نی بس توکي ، میں تو سمجھي تھي شام
ھوئي اب مجھی آپ کی سٹھیا جانی میں مطلق شبہہ نہیں رھا '
خدا جانی کہاں کي بہکي بہکي باتیں کرتی ھیں ، لڑکي
کی دل مین پورب پچھم ، خمیر ، خزانہ ، خاک دھول ،
خدا جانی کیا کیا ھی ۔ خیر ، میں آپکا عندیہ لینی آئي تھي
معلوم ھوگیا کہ آپ نی بھي میري دشمني پر کمر باندھي

هی ـ بهت خوب زندگي هی تو دونوں دیکھیں گی که کیا
هوتا هی- اچها بندگي عرض هی میں جاتي هوں.

شیخ جي

جیتي رهو ' (اوٹھکر باهر کي طرف چلی) (آپ هي آپ)
یهه تو سچ کهتي هی لڑکي ، میں ضرور سٹھیا گیا هوں
ورنه اسکی سامنی ایسي باتیں کیوں کرتا جو اسکی گلهري
برابر دماغ مین کسي طرح نهیں سما سکتیں- دوسری اسی
اس طرح مشتعل کردینا بهي برا هی مگر میں مجبور هون
بڑهاپی کی سبب سی زبان پر قابو . . . .
(ڈیوڑهي کی دروازی سی نکل گئی)

(پرده گر جاتا هی).

تیسرا سین

(ایک چهوٹا سا کمره هی ' جسمیں ایک طرف ایک
پلنگ بچها هی' اور اوسکی پاس ایک چهوٹا سا تخت
هی ، جس پر منهه دهونی کا سامان اور نیچی ایک تسله
رکها هی ' کمره میں ایک طرف ایک چهوٹي سي میز

اور اوسکی سامنی اور سیدھي طرف ایک ایک کرسي رکھي ھی- میز پر چند کتابیں اور قلم داوات وغیرہ ھی کونہ میں ایک الماري پر چند کتابیں رکھي ھین دیوار پر ایک نقشہ لٹکا ھوا ھی.

سعیدہ تخت پر بیٹھي منہہ دھو رھي ھی چند منٹ کی بعد رقیہ بیگم کمری میں داخل ھوتي ھیں. سعیدہ جو اب منہہ دھو چکي ھی اور تولیہ سی خشک کر رھي ھی اوسی چھوڑ کر جلدي سی اوٹھہ کھڑي ھوتي ھی).

سعیدہ

تسلیم عرض ھی، چچي جان.

رقیہ خاتون

جیتي رھو بیٹي، خدا عمر دراز کری — اب طبیعت کیسي ھی؟ رات کو دشمنوں کو بخار تھا.

سعیدہ

جي ھاں، خفیف سي حرارت تھي. اب اچھي ھوں.

رقیہ خاتون

میں رات کو ادھر سی گذري تو دیکھا ایک دروازہ کھلا ھوا

تھا، میں نی فوراً بند کیا. تمھیں اتنا سمجھنا یا کہ بخار میں ھوا نقصان کرتي ھی، مگر تم پر اثر نہیں ھوتا.

سعیدہ

چچي جان، رات گرمي بہت تھي.

رقیہ خاتون

بیٹا مانا کہ گرمي تھي، مگر صحت کا خیال مقدم ھی. پسینہ آتی میں ھوا کا لگ جانا بہت برا ھی — آخر ھم لوگوں کي اتني عمر آئي ھی، ھم نی بھي کچھہ دنیا میں دیکھا ھی! — تم نی دو حرف کیا پڑہ لئی ھیں کہ اپنی نزدیک گھر بھر سی زیادہ عقلمند ھوگئي ھو، اور سچ پوچھو تو اسي پڑھنی نی تمھیں بیمار ڈالا ھی: دن بھر میری ساتھہ باورچي خانی میں کام کرنا، سینا، پرونا، اور رات کو بیٹھہ کر پڑھنا — صغریٰ کہتي تھي کہ گھڑي بھر پڑھنی سی سر میں درد ھونی لگتا ھی، نہ کہ دو دو گھنٹی سر مغزن کرنا — بات ساري یہ ھی کہ آجکل بھائي موجود ھیں، اسي لئی دماغ عرش پر ھی!

سعیدہ

(کچھہ جواب نہین دیتي — بلکہ اثناء گفتگو میں ایک جھاڑن لی کر اپني میز صاف کرنی لگتي ھی).

رقیه خاتون

اور میری سمجهه مین نہین آتا یه پڑهنا هی کاهی کی لئی۔ قران پڑه لیا، نماز روزی کی مسائل تحفة العوام مین سی نکال لیتي هو، اب خون پانی ایک کرنی سی کیا فائده هی؟ هاں خوب یاد آیا۔ صغریٰ کہتي تهي که تم نی اوسی خط لکهه کر بهیجا تها۔ آخر تم چاهتي کیا هو؟ کیا بالکل هي خاندان کی ناک کٹوانی کا اراده هی؟ جو سنی گا وه کیا کہی گا که میر سجاد حسین کي پوتي تحریرین لکهتي هی! شجاعت مرحوم کو خدا بخشی جانی کیا سوجها که لکهنا سکها یا۔ خیر اوس کو بهي صبر کیا۔ تختي لکهتی لکهتی بهائي کو خط جانی لگی۔ اس کو بهي کسي طرح سهه لیا۔ مگر یه تو مجهه سی نہین دیکها جائی گا که دوسری کنبی تک بات پہونچی. خبر دار! اب کوئي خط پتر صغریٰ کي سسرال گیا تو مجهه سی برا کوئي نہین هی۔ ادهر دیکهو! تم سی کہتي هوں!۔

سعیده

(میز جهاڑنا موقوف کرکی بی تعلقي کي نظر سی رقیه کي طرف دیکهتي هی).

رقیه خاتون

مین دم بهر کی لئی تمهارا مزاج پوچهنی آئي تهي، یہان آ کر

باتوں میں لگ گئي. ھاں— مجھی یہ بھي کہنا تھا کہ محسن کا خط آیا ھی، وہ صغرا کو لینی آرھا ھی اور دوپہر کي گاڑي سی اوتری گا. اگر تمھاري طبیعت ٹھیک ھو تو دوپہر اور شام کی کھانی کی لئی ٹھیک ٹھاک کر لو— لیکن جو جي نڈھال ھو تو خبردار کسي کام میں ھاتھہ نہ لگانا! صغرا کو سمجھا دو، وہ سب کر لی گي.

سعیدہ

جي نہیں— میري طبیعت اب بالکل صاف ھی.

رقیہ خاتون

اچھا میں اب جاتي ھوں— مجھی صغری کي لڑکي کی کرتوں میں لچکا ٹانکنا ھی. (چلي جاتي ھیں)

سعیدہ

(اپني کتابیں ترتیب سی رکھتي ھی، اس سی فارغ ھوکر میز کی خانہ سی ایک تصویر نکال کر دیکھنی لگتي ھی. صغریٰ کمرہ میں داخل ھوتي ھی، اور سعیدہ کی ھاتھہ میں تصویر دیکھہ کر چپکی چپکی قدم رکھتي ھوئي اوس کی پاس پہونچ کر پیچھی سی جھانکنی لگتي ھی. سعیدہ ایسي محو ھی کہ اوسی مطلق صغریٰ کی آنی کي خبر نہیں).

کیا پیارا چہرہ ھی!   صغرا

سعیدہ

(چونک کر) ای ھی ـــ آپ بھي ڈرا دیتي ھیں بعض وقت صغرا بہن!

صبغرا

سچ کہوکیسي چوري پکڑي ھی! نکلي نہ محمد علي کي تصویر؟

سعیدہ

ھاں، یہ تصویر بھائي جاں یہاں بھول گئی تھی. اس وقت میز صاف کرتی میں سامنی آ گئي تو میں نکال کی دیکھنی لگي.

صغرا

(تصویر ھاتھہ میں لی کر) بہت دن کی بعد یہ صورت دیکھي ھی. چچا جان کي زندگي میں ساتھہ کھیلا کرتی تھی، مگر تب بچپني کا چہرہ تھا ـــ اب اور ھي بات ھی. (سعیدہ سی) بھئي دولھا خوب ڈھونڈہ کی نکالا ھی! بڑي خوش نصیب ھو!

سعیدہ

کیسي باتیں کرتي ھیں آپ ـــ کس کا دولھا، کہاں کي دولھن؟

چلو بس باتیں نه بناؤ ! مجهی سب معلوم هی— روزانه خط لکهی جاتی هیں، تحفی آیا جایا کرتی هیں .

سعیده

آپ خواب دیکها کرتي هیں، اور صبح اوٹهه کی بهولی سی سمجهه لیتي هیں که جاگتی میں دیکها تها .

صغرا

یه تصویر بهي تو خواب میں دیکهه رهي هوں نه؟ آخر تم انکار کیوں کرتي هو؟—

سعیده

جب کوئي بات بهي هو—آپ کو تو هر وقت هنسي سوجهتي هی.

صغرا

هنستی هي گهر بستی هیں— بهئي میں تو دل سي تمهاري خیر خواه هوں، اور دعا کرتی هوں که محمد علی سی شادی هو— وه چکنني مٹي کا ڈهیر جواد مجهی ایک آنکهه نهیں بهاتا .

سعیده

بس هو چکا— اب کوئی اور ذکر چهیڑئیي.

صغرا

اچھا تمھارا مزاج کیسا ھی؟

سعیدہ

الحمد للّٰہ ــــ اچھي ھوں.

صغرا

کیا اماں جان یہاں آئي تھیں ؟

سعیدہ

ھاں، ابھي ابھي تشریف لی گئي ھیں.

صغرا

نئي خبر تو سنا گئي ھونگي؟

سعیدہ

ھاں، کہتي تھیں دولھا بھائي آ رھی ھیں ــــ مبارک ھو!

صغرا

بس رھنی بھي دو مبارکباد ــــ یہ بھي معلوم ھی کاھی کی لئی آ رھی ھیں؟

سعیدہ

آپ کو لینی ــــ اسي لئی تو میں نی مبارکباد دي تھي.

صغرا

یا اللہ! یہ بھي کوئي خوشي کي بات ھی کہ آدمي اپنا گھر چھوڑ کی پرائی گھر جائی؟

سعیدہ

پرایا گھر کیوں — آپ کا نہیں ھی؟

صغرا

ای ھاں، کیوں نہیں — ایسي ھي تو میري تقدیر ھی کہ راج کرونگي. — بھلا خوش دامن صاحبہ کو خدا سلامت رکھی، اونکی ھوتی ھوئی میري کون ھستي ھی؟

سعیدہ

یہ میري سمجھہ میں نہیں آتا — دولھا بھائي اپنی والد کی انتقال کی بعد افسر خاندان ھیں، آپ اونکي بیوي ھیں — آپ کي کوئي ھستي نہیں؟

صغرا

بڑی افسر خاندان ھیں! ماں کي پلکوں کی اشارى پر چلتی ھیں: وہ جو کہہ دیں، مجال نہیں اوس میں بال برابر فرق آجائی — جو کچھہ کماتی ھیں لاکر بي اماں کی ھاتھہ میں رکھہ دیتی ھیں، وھي اندر باھر سب کا انتظام کرتي ھیں. میري

وہ حیثیت ہی جو لونڈي کي ہوا کرتي ہی : پکانا ، ریندھنا ، سینا پرونا ، یہ سب میری متعلق ہی ، یہ سب ہی اور یہ بندي منہہ سی اف نہیں کرتي . مگر جو چاہو کہ دشمنوں کو چین آجائی تو یہ ناممکن ہی ، دنیا بھر کی الزام میری سر تھوپی جاتی ہیں ، لڑکی کا دل ماں سی میں پھراتي ہوں ' ساس کا ادب میں نہیں کرتي ' بدزبان میں ہوں ، غرض کوئي برائي ایسي نہیں جو مجھہ میں نہ ہو — اور سب فرشتی ہیں .

سعیدہ

پھر آپ ہي دیکھئی — میں جو کہتي ہوں کہ مشترکہ خاندان فساد کي بنیاد ہی تو آپ خفا ہوتي ہیں .

صغرا

تم تو دنیا سی نرالي باتیں کرتي ہو ! یہ میري تقدیر ہی کہ ایسی ماں کی غلام سی پالا پڑا ہی ' نہیں تو ایسي اللہ کي بندیاں بھي ہیں جن کی میاں اون کی بس میں ہیں — وہ گھر بھر میں راج کرتي ہیں اور ساس کو ناکوں چنی چبوا دیتي ہیں .

سعیدہ

وہ تو ایک ہي بات ہی — کہیں ساس بہو کو ستاتي ہی کہیں بہو ساس کو : امن کسي گھر میں نہیں ہی .

صغرا

تمھاری لئی ایک بات ھی، کوئي میری دل سی پوچھی— اب رھا امن نه ھونا، تو یه دنیا کا قاعده ھی، اس کی لئی کوئي کیا کری. جب تمھاري شادي ھو تو میاں کو لی کر اپنا گھروندا الگ بنانا. (منظور داخل ھوتا ھی). منظور بھائي بندگي!

سعیده

آداب عرض ھی، بھائي جان!

منظور

کیوں سعیده طبیعت کیسي ھی؟

سعیده

الحمد لله، بالکل اچھي ھوں— حرارت رات ھي کو جاتي رھي.

منظور

آج صاحب بهادر آ رھی ھیں— معلوم ھوتا ھی ابھي یہاں استقبالي کمیٹي کا اجلاس ھو رھا تھا.

صغرا

میں نه کسي کا استقبال کرتي ھوں نه کسي کي کمیٹي—

یه آپ کي بہن صاحبه مشت . . مشت . . مشترکه خاندان کي بحث کر رهي هيں.

سعيده

بهائي جان — صغرا بہن اپني ساس کي شکايت کر رهي تهيں که گهر بهر پر حکومت کرتي هيں، انهيں معطل کر رکها هی، اور ان سی هميشه لڑتي رهتي هيں. ميں نی کہاکه يه مشترکه خاندان کي خرابي هی تو خفا هوتي هيں اور کہتي هيں که دنيا کا قاعده هی که سب مل جل کر رهيں.

صغرا

آپ هي کہئی ميں کچهه جهوٹ کہتي هوں، دنيا جہاں ميں کون شادي کی بعد الگ گهر کر کی بيٹهتا هی.

منظور

پهر تم چاهتي کيا هو آخر؟

صغرا

ميں چاهتي هوں که جسطرح خوشدامن صاحبه مجهه بيگناه پر ستم توڑتي هيں خدا وه دن لائی که ميں بهي بتا دوں بہو کيسي هوتي هی.

منظور

تم نی کبھي اس پر بھي غور کیا ھی کہ ساس بہو میں مخالفت کیوں ھوتي ھی؟

صغرا

میں دیواني تو ھوں نہیں کہ غور کیا کروں، ـ سب خدا کی حکم سی ھوتا ھی.

منظور

اسي وجہ سی تو اور بھي غور کرنا چاھئی کہ سب خدا کی حکم سی ھوتا ھی اور جو کوئي نہ کری اوسی بقول شیخ جي کی نہ خدا کي پروا ھی نہ اوسکی حکم کي اور نہ اوس کي جو ھوتا ھی.

صغرا

اچھا آپ ھي کوئي سبب بتائي، آپ تو غور کرتی ھوں گی.

منظور

ساس بہو میں میل ساس کی بیٹی اور بہو کی شوھر کی سبب سی نہیں ھوتا ـ ایک طرف تو ماں، جو اپنی بیٹی کو بچپن سی بہ ھزار ناز و نعمت پالتي ھی اور اوسی اپني زندگي کا سہارا جانتي ھی، سمجھتي ھی کہ ایک غیر عورت نی آ کر اوس کی

نور نظر کو اوس سی چھین لیا۔ دوسري طرف بیوي جو اپنی عزیز
اقارب، گھربار کو چھوڑ کر اور ایک شخص کا دامن تھام کر
اوسی اپني زندگي کا شریک بناتي هی کسي طرح یہہ گوارا نہیں
کر سکتي که اوسکا چہیتا کسي اور کو، خواه وه ماں هي کیوں
نه هو، اوس سی زیاده عزیز رکھی، بلکه اوسی اس سی بھي
اذیت هوتي هی که کوئي دوسرا اوسکی چہیتی کو خود اوس سی
زیاده چاهی۔ انسانیت کی نشو و نما کي ابتدائي حالت میں یہہ
تعلقات عداوت کا پہلو اختیار کرتی هیں لیکن جب نوع انساني
علم و تمدن کي شاهراه میں آگی قدم بڑهاتي هی اور محبت کا
مفہوم پاکیزه تر اور لطیف تر هو جاتا هی تو انساں اوس سی جسی
اوسکا محبوب چاهی یا جو اوس کی محبوب کو چاهی بجای عداوت
کی محبت کرتا هی، اب ظاهر هی که هندوستان قوموں کی ارتقا
کی ابتدائي زینه پر هی اور بالخصوص یہاں کي عورتیں تو
حیوانوں سی ذرا هي بہتر هیں، اوسپر طره یہہ هی که مشترکه
خاندان کي بدولت ساس بہو همیشه ایک دوسری کی سر پر سوار
رهتي هیں. اس میں لڑائي کی قدرتي هیجان کو پوري طرح اظہار
کا موقعه ملتا هی اور هر گھر میدان جنگ بن جاتا هی.

صغرا

یا اللہ! بہن تو تھي هیں بهائی اور بهي فیلسوف نکلی، ان تقریروں کا بهلا میں کیا جواب دی سکتي هوں.

منظور

اچھا اپنی شوهر جنگ بہادر کو آجانی دو، دونوں مل کر مجھه سی بحث کرنا.

صغرا

جي هاں- وه ضرور اپني ماں کی مقابلی میں میرا ساتهه دینگی! یهه هوتا تو پهر سارا رونا هي کاهی کا تها.

منظور

ماں کی مقابلی کا کیا ذکر هی، میں تو مشترکه خاندان کی مسئله پر علم معاشرت کی نقطۂ نظر سی بحث کرنی کو کهتا هوں.

صغرا

بهلا نقطۂ نظر سی بحث کر کی مجهی کیا مل جائیگا؟ آپ سی کوئي اپنا دکهه درد بیان کری تو آپ بجای تسلي تشفي کرنی کی اور اوپر سی نقطۂ نظر لی بیٹهتی هیں.

سعیده

(هنس کر) بهائي جان کي اور آپ کي نہیں بنی گي- آپ کو

اپني فکر هی اور اونهیں ساری جهان کي، آپ اپني ساس کا فیصله کرنا چاهتي هیں اور بهائي جان دنیا بهر کي ساسوں کا قصه نپٹانا چاهتی هیں.

منظور

(مسکراتی هوئی) بهئي صغرا یهه تمهاري زبردستي هی که تم سمجهتي هو مجهی تم سی همدردي نهیں، مگر بات یهه هی که جن مشکلات میں تم مبتلا هو اونهیں میں تمهاري هزاروں بهنیں گرفتار هیں. اس لئی میں ان پر خصوصي نهیں بلکه عمومي نقطهٔ .... عام حیثیت سی غور کرتا هوں، تمهاري ساس کچهه دنیا سی نرالي ....

صغرا

بس منظور بهائي یهي تو کهتي هوں که آپ نهیں جانتی مجهی کس بلا سی سابقه پڑا هی، آپ کبهي خوشدامن صاحبه کو دیکهیں تو معلوم هو که دنیا سی نرالي هیں یا نهیں. وه ڈراؤني شکل که خدا کي پناه، هتني کا سا ڈیل ڈول، بجو کي سي آنکهیں، موٹی موٹی هونٹهه، بالشت بهر کي ناک، پهر زبان کا یهه حال که میرا دل جانتا هی، جعل فریب پور پور میں ....

منظور

بس بس رهنی دو صغرا، اب تم گالیوں اور کوسنی پر اوتر

آؤگی۔ معلوم ہو گیا کہ تمھاری اور تمھاری ساس کی مخالفت انتہا کو پہونچ چکی ہی. محسن کو آنی دو میں اون سی اس مسئلہ پر گفتگو کروں گا. (خادمہ داخل ہوتی ہی)

خادمہ

سیدانی بی کہتی ہیں کھانا پکانا شروع کیجئی، دیر ہو رہی ہی.

صغرا

(اوٹھتی ہوئی منظور سی) ہاں ہاں وہ آپ کی بات کو ضرور مانیں گی، میری منظور بھائی خوب اچھی طرح کہئی گا۔ مگر ضرور۔ بھول نہ جائیی گا.

منظور

نہیں بھولوں گا کیا.

صغرا

(اوٹھہ کر) آؤ سعیدہ چلیں، بہت کام کرنا ہی.

سعیدہ

آپ چلئی میں ایک منٹ میں آتی ہوں.

صغرا

دیکھو دیر نہ کرنا (چلی جاتی ہی).

منظور

آج تو تمھارا سبق رھا، کل جمعه ھی، پرسوں صبح کو پڑھنا.

سعیده

کیوں بھائي جان آخر سه‌پہر کو فرصت نه ھوگي؟

منظور

نہین آج کا دن تو سارا محسن کي نذر ھوگا.

سعیده

بہت اچھا، مگر سنیچر کو ضرور، ھاں یہه تو بتائي آپ نی جو نقشوں کي کتاب منگانی کا وعده کیا تھا ـ

منظور

ھاں میں نی محسن کو لکھه دیا تھا وه غالباً لائیں گی.

سعیده

خدا کری بھول نه جائیں.

منظور

اچھا اب تم جا کر کام کرو، صغرا انتظار کرتي ھوگي.

سعیده

(اوٹھه کر) آداب عرض ھی.

منظور

جیتی رهو .

(پرده گر جاتا هی)

دوسرا ایکٹ

(ایک اونچي کرسي کا دالان ھی، تختوں کی چوکی پر سفید چاندني بچھي ھی اور صدر میں قالین اور گاو تکیه ھی. میر الطاف‌حسین تکیه لگائی بیٹھی ھیں. ایک چھوٹي‌سي تپائي پر حقه رکھا ھی، تخت کی ایک سری پر احمد حسین، ایک تکیه دار مونڈھی پر شیخ کرامت علي اور دو کرسیوں پر محمدمحسن اور منظور بیٹھی‌ھیں).

احمد حسین

دولھا میاں، سنا ھی که کلکٹر صاحب کي بدلي ھونی والي ھی.

محسن

یہه خبر یہاں تک تو صحیح ھی که احکام صادر ھوگئی تھی بلکه گزٹ بھي ھو گیا تھا لیکن اس کی بعد کي کارروائي لوگوں کو معلوم نہیں. وہ حکم منسوخ ھو گیا اور صاحب بدستور یہاں رھیں گی.

احمد حسین

آخر یہه کیسی؟ سنا کرتی تھی که گورمنٹي احکام نادري ھوتی ھیں اور کسي کی ٹالی نہیں ٹلتی.

معلوم نہیں ۔ « رموز مملکت خویش خسروان دانند » .

احمد حسین

نہیں دولھا میاں آپ کو ضرور معلوم ھی مگر آپ بتانا نہیں چاھتی .

محسن

نہیں صاحب میں کیا جانوں .

احمد حسین

بس اب یهه باتیں رهنی دیجئی ـ آپ کو صاحب اور میم صاحب دونوں جتنا مانتی هیں وه کس سی چهپا هی ـ بهلا کوئي بات هی که اونهوں نی آپ سی نه کها هو ؟

محسن

(مسکرا کر) آپ سی کس نی کها که صاحب مجهی مانتی هیں؟ خیر اب آپ پوچهنا هي چاهتی هیں تو سنئی ' دو هفته هوئی میم صاحب نی مجهی بلایا اور کها که ناظر هم بڑا پریشان هی

صاحب کا بدلي هونی کا حکم هو گیا هی اور هم جانا نهیں چاهتا۔ هم کو یهاں کا آب هوا بهت پسند هی اور دوسری اس ضلعی کا زمیندار لوگ بڑا اشراف هی.

احمد حسین

سچ کهتی یهه کهتي تهیں میم صاحب؟

محسن

اور نهیں کیا میں اپني طرف سی کهه رها هوں؟ خیر تو میم صاحب کهنی لگیں ناظر آپ کوئي ترکیب بتائیي که صاحب یهاں ره جائی، میں نی کها حضور یهه کتني بڑي بات هی آپ کی اقبال سی آج هي حکم تبادله منسوخ هو جائی گا. بس حضرت وهاں سی آتی هي میں شهر کی وکلا اور دوسری معززین اور با اثر لوگوں سی ملا اور دو تار ایک هندوؤں اور ایک مسلمانوں کي طرف سی لاٹ صاحب کو دلوا دئی که محرم میں بلوی کي تیاریاں هو رهي هیں اگر یهه کلکٹر صاحب یهاں نه هوئی تو خونریزي کا اندیشه هی. شام کو بارگاه لفٹنٹي سی ارجنٹ تار پهونچا که تا حکم ثاني تبادله موقوف. یهه هی سارا قصه، مگر اسی اپنی هي تک رهنی دیجئی گا، اب تک سوای چند لوگوں کی کسي کو خبر نهیں هی. صاحب خود یهه سمجهتی

هیں که واقعي فساد کا اندیشه هی۔ لوگوں سی دھڑا دھڑ مچلکی لی رهی هیں ۔

احمد حسین

کیوں نه هو دولها میاں آخر آپ کس باپ کی بیٹی هیں ، آپ کی والد نی اپني تحصیلداري کی زمانه میں ایک جنٹ کو بدلوا دیا تھا، آپ نی کلکٹر کو روک لیا ۔

شیخ جي

واه ناظر صاحب واه ! رام مورتي کو سنا کرتی تھی که موٹر روک لیتا هی آپ نی کلکٹر کو روک کی دکھا دیا۔

میر صاحب

مگر سنو تو تم نی خلاف واقعه تار دلوایا تو گویا سرکار کو دھوکه دیا ۔

محسن

جي نہیں دھوکی کي کیا بات هی. محرم میں هندو مسلمان کي نزاع تو طی شده امر هی اور یهه بھي یقیني هی که هماری صاحب جس طرح ان معاملات کو با حسن وجوه سلجھا سکتی هیں اور کسي سی نه بن پڑی گا ۔

شیخ جي

اری یهه کیا۔ اگر یهه سب سچ تها تو آپ کي تعریف هي کیا هوئي. احمد حسین اسی حکمت تهوڑي کهیں گی.

احمد حسین

بس آپ کی نزدیک تو میں دنیا بهر کا جهوٹا هوں اور جهوٹوں کا قدر دان.

شیخ جي

نهیں توبه کرو اگر تم جهوٹی هوتی تو هماری میر صاحب تمهیں اپنا سکریٹري امور دنیا کیوں بناتی اور مقدمی والی تمهیں گواهي میں کیوں لکهایا کرتی، (محسن سی) هاں صاحب تو آپ نی فقط سچا تار دی کی کلکٹر صاحب کو روکا۔ خیر روک تو لیا۔

منظور

میاں محسن تم نی ضرور تار دلوایا هوگا لیکن مسٹر فریزر کا تبادله منسوخ هونی کا اصل سبب یهه هی که اون کي جگه پر جو شخص آ رها تها وه دفعةً بیمار هوگیا اور چهٹي لیکر انگلستان جانی والا هی.

محسن

تم سی یهه کس نے کہا؟

منظور

محمد علي نے۔ اون سی خود مسٹر فریزر سی باتیں هوئی تهیں.

محسن

بس معلوم هوگئي حقیقت۔ ایسا هي تو محمد علي کا کلکٹر صاحب سی یارانه هی.

منظور

یارانه کاهی کو هونے لگا، اون دونوں میں تو همیشه سی ان بن هی. محمد علي نے جب سی کاشتکاروں کي انجمن قائم کي هی ساری حکام اونکی جاني دشمن هیں. فریزر کا منشاء اونکو یهه خبر سنانی سی یهه تها که تم میری جانی سی بهت خوش تهی اب سن لو که میں ٹلنی والا نهیں.

محسن

کیسي بچپن کي باتیں کرتی هو! حاکم ضلع دشمن هوتا اور محمد علي ضلع میں رهنی بهي پاتی۔ سب انجمن ونجمن رکهي رهتي اور صاحب زادی کو بوریا بندهنا سمیٹنا پڑتا.

منظور

کیون؟ حاکم ضلع کو اختیار ھی که جسی چاھی ضلع سی نکال دی ـ

محسن

یون اختیار نہین ھی تو کیا ھوا ـ وه سو بہانی سی باغیون کو کچل سکتا ھی.

شیخ جي

مثلاً بقرعید کا مچلکه لیکی.

منظور

(غصه کی لہجی مین محسن سی) تمھاری نزدیک تو کلکٹر ـ (محمد جواد کی داخل ھونی سی سب لوگ اودھر متوجه ھو جاتی ھین اور سلسلهٔ کلام منقطع ھو جاتا ھی).

احمد حسین

آئي آئي ھیڈ مدرس صاحب، کب سی آپ کا انتظار ھی.

محمد جواد

(نہایت جھک کر سب کو سلام کرتی ھین) تسلیمات عرض ھی ـ ناظر جي کي خدمت مین آداب (شیخ جي سی) بندگي ـ (احمد حسین سی) مجرا، (منظور سی) کورنش ـ

(سب لوگ سلام کا جواب دیتی هیں)

میر صاحب

جیتی رهو، کهو آج تمهاری مکتب میں تعطیل هی نه ـ

محمد جواد

اجي تعطیل کیسي قبله و کعبه ـ ملازمان سرکاري اور خصوصاً عمال سر رشته تعلیمات مغربي و شمالي کو تعطیل کهاں پرسوں ڈپٹي صاحب به غرض معائنه تشریف لائیں گی. صبح سی مصروف دوڑ دهوپ تها، طالب علموں کو جمع کیا، مدرسه کی سامنی کي گهاس چهلوائي، درجوں کی اندر زمین کو لپوایا، دفعه چار میں چوهوں کی بل تهی اونهیں بند کرایا، بهت سي بنچیں گاؤں والی مانگ لی گئی تهی اون سی وایس منگائیں غرض بی انتها عرق ریزش کی بعد اب مدرسه اس قابل هوا هی که خوشنودي حکام بالا دست کي حاصل کری « از خردان خطا و از بزرگاں عطا ».

شیخ جي

بلکه حکم مرگ مفاجات .

(میر صاحب مسکرانی لگتی هیں اور محسن اور منظور به مشکل هنسي کو روکتی هیں).

احمد حسین

سنا هی ڈپٹي صاحب بہت سخت آدمي هیں ۔

محمد جواد

دیکھئی کیسی نکلتی هیں ناچیز کا تواں سی پہلا سابقه هی
سب مدرسوں کو تاکید کردي هی که ایک سبق سب شاگردوں
کو اچھي طرح نوک بر زبان کرا دیں، اب تک تو ڈپٹي صاحبان
کا یہه قاعده رها هی که هیڈ مدرس کو حکم دیتی هیں که سوال
کری اور هم لوگ اوسي سبق میں سی پوچھتی هیں جو لڑکوں
کی ذهن نشین پہلی سی هوتا هی ۔

شیخ جي

کہیں پارسال کا واقعه نه هو ـ جب انسپکٹر صاحب معائنه
کو آئی تھی آپ نی لڑکی سی کہا که برٹش حکومت کی برکات
بیان کرو، وه لگا قحط کی اسباب بتانی ۔

محمد جواد

نہیں وه تو حسن اتفاقیه بات تھي ـ وه لڑکا کئي دن غیرحاضر
رها تھا اوسی معلوم نہیں تھا که کون سا سبق یاد کرایا گیا هی
کسي دوسری هم سبق سی پوچھا اوس نی اناپ شناپ بتا دیا، جب
میں نی پوچھا تو جو اوسی یاد تھا سنانی لگا مگر اوس دن بھي

خیریت ہوگئي انسپکٹر صاحب رائی بہادر صاحب سی باتیں کر رهی تهی اونهوں نی سنا نہیں ورنه خدا جانی کیا هوتا .

شیخ جي

هوتا کیا لڑکی سی ، اوس کی ماں باپ سی اور آپ سی مچلکه لی لیتی..

محمد جواد

شاهاں چه عجب گر بنوازند گدا را . میں نی صاحب کی جانی کی بعد دو رکعت نماز شکرانی کي پڑهي .

شیخ جي

اور سچ کہئی اون کی آنی سی پہلی نماز خوف پڑهي تهي که نہیں .

محمد جواد

یهه تو نہیں مگر جوشن کبیر میر صاحب سی لکهوالی گیا تها وه بازو پر بندها تها .

شیخ جي

تو اب کي مرتبه ڈپٹي صاحب کی لئی جوشن صغیر لکهوالی جائیی .

میر صاحب

شیخ جي آپ دنیوي باتوں میں چاهی جتنا مذاق کیجئی امور دین کا مضحکه آپ کي بزرگي کی شایاں نهیں هي.

شیخ جي

میں هیڈ مدرس صاحب سي اون کی مذاق کي باتیں کر رها تها، آپ کیوں دخل دیتی هیں. آپ اعتراض کریں گی تو مجهی معقول جواب دینا پڑی گا اور اوس سي میں حتیٰ الامکان پرهیز کر تا هوں.

میر صاحب

آپ کو اس کا تو خیال کرنا چاهئي که جب آپ ایسي باتیں کریں گی تو ان نوجوانوں پر کیا اثر پڑی گا.

شیخ جي

انهیں نو جوانوں کي فکر تو میری لئی کا هش جان هو رهي هی، یهه غریب بچپن سی مغربي عقلیّت کي سائي میں پلی هیں اور عقیدت و معرفت کي روشني کو جو قلب کی نا پیدا کنار صحرا میں بهت دور چمکتي هی علم کي نزدیک بیں عینک سی دیکهنا چاهتی هیں اور جب کچهه نظر نهیں آتا تو کهتی هیں یهاں تاریکي کی سوا کچهه نهیں، مگر قانون فطرت کی خلاف

با وجودیکه یہہ روشني بہت دور هی اس کي حرارت قلب کی هر حصّي میں محسوس هوتي هی اوراسي نی اهل مغرب کو حیرت میں ڈال رکہا هی که اگر روشني نہیں هی تو یہہ حرارت کیسي؟ رهی هماری نو جوان تو انکا علم اور شک دونوں مانگی کي هیں اس لئی انهیں یہہ حیرت بهي نصیب نہیں.

یہہ تو هی انکي حالت اور اوس پر طرہ یہہ هی که کتابي مذهب کو جس سی ان کم نگاهوں کو نظر ملنی کي امیّد هو سکتي تهي آپ لوگوں نی چهو منتر بنا رکها هی، مذهب کي حقیقت قراردي هی عبادت ظاهري اور عبادت کا مقصد زندگي کی ادنیٰ مقاصد کا حصول پهر اگر یہہ لوگ اوس سی دور رهیں تو کون سي تعجب کي بات هی.

میر صاحب

مگر شیخ جي جوشنین کي فضیلت میں روایات صحیحه موجود هیں.

شیخ جي

بس رهنی دیجئی اپني روایات صحیحه.

احمد حسین

(اوٹهه کر) حضرت مجهه سی تو یہہ کفر نہیں سنا جاتا، میں تو رخصت هو تا هوں.

محمد جواد

شیخ جي آپ کا سابزرگ اور ایسي با تیں کری، بڑی تعجب کي جگہہ ھی. میں آپ سی خرد سال ھوں لیکن اگر حکم ھو تو منطق فلسفہ سی خدا کا وجود ثابت کردوں، دفعہ سات کي سائنس ریڈر تک میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ھی شیخ سعدي کہتی ھیں .... اسوقت یاد نہیں آتا.

شیخ جي

الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا.

محمد جواد

نہیں وہ اور شعر ھی، چون سی شروع ھو تاھي.

شیخ جي

بھئي میں تو چون وچرا سی خدا کی وجود کو نہیں ثابت کر سکتا البتہ اگر ضرورت پڑ جائی تو خدا کی وجود سی چون وچرا کو ثابت کردونگا.

(نوکر داخل ھوتا ھی)

حضور اندر سی کہلا بھیجا ھی کہ کھانا تیار ھي.

میر صاحب

اچھا کہہ دوآتی ہیں (اونھہ کھڑی ہوتی ہیں اور اون کی ساتھہ منظور، محسن ، احمد حسین اور جواد بھي).

میر صاحب

میاں محمد جواد تم بھي یہیں شیخ جي کی ساتھہ کھانا کھاؤ ، شام کو جانا.

محمد جواد

نہیں قبلہ و کعبہ مجھی جانی دیجئی، بہت کام کر نا ھی.

شیخ جي

اجي ٹہرئی بھي آپ کي ساتھہ کھانا کھا نی میں لطف آئی گا آپ کی ماتحت مدرسی میں لیپ پوت کر لیں گی.

احمد حسین

نہیں جواد میاں تمھیں ٹہرنا پڑیگا، میں کھانا بھیجتاھوں.

دوسرا سین

(میر صاحب کی گھر کی زنانی حصی میں، ایک دالان هی جس میں تختوں کا چوکه بچھا هی. اس پر اوسي طرح کا فرش هی جیسا مردانی میں میر صاحب کي (نشست گاه) میں تہا. دالان کی ایک حصی میں دیوار سی لگي هوئي ایک گھرونچي هی جس پر گھڑي اور ایک تپاي پر چند کٹوری رکھی هیں، قالین پر محسن اور منظور تکیه سی لگی بیٹھي هیں اور احمد حسین قالین کا ایک کونه دبائی. چوکی کی پاس ایک نواڑ کا پلنگ هی جس کی سرهانی بچھونا لپٹا هوا رکھا هی، اوس سی تکیه لگائی رقیه خاتون بیٹھي چھالیه کتر رهي هیں، پائنتي کی جانب صغرا بیٹھي پان بنا رهي هی).

محسن

اماں جان، سعیده کھانا کھا کی کہاں غائب هو گئي؟

رقیه

اوسکا جي اچھا نہیں تھا، میں نی کہا جا کر ذرا آرام کری، مجھی اس لڑکي کي طرف سی بڑا اندیشه هی، سدا کي روگي هو گئي هی اور دن بدن گھلي جاتي هی اوسپر گھني اتني هی که دن بھر میں اني گني باتیں کرتی هی اور اپنا حال کسي کو نہیں بتاتي.

صغرا

میں تو تھوڑی دن سی یہہ بات دیکھتي ھوں، چچا میان کي زندگي تک یہي سعیدہ بلبل کي طرح چہکتي تھي.

محسن

آپ کو اوس کي غذا کي طرف خاص توجہ کرنا چاھئی، عورتیں عموماً مردوں کی کھلانی کی اھتمام میں ایسي لگي رھتي ھیں کہ اپنی کھانی کي اونھیں مطلق پروا نھیں ھوتي، خراب اور ناکافي غذا نہ صرف جسم کو توڑتي ھی بلکہ مزاج کو بھی بدل دیتي ھی.

احمد حسین

محسن میاں، یہہ سچ ھی لیکن سب سی زیادہ ضروري یہہ ھی کہ اوسکي شادي کردي جائی.

محسن

مجھی بھي آپ سی اتفاق ھی.

رقیہ

ھاں جواد کي ماں کا بھي اصرار ھی کہ جلدي کرنا چاھئی. اب تم لوگ سوچ سمجھہ کی تاریخ مقرر کرو۔

محسن

کیا جواد والي نسبت اب تک قائم هی؟

رقیه

اي اور نهین کیا۔ شریفون مین کهین بندهي بندهائي نسبت چهونتي هی؟

محسن

هان بلاسبب نهین چهوٹنا چاهئی لیکن جب معلوم هو گیا که جواد کي مان نی اون کي پهلي شادي پوشیده رکهي تهي اور جائداد کی معامله مین دروغ بافي کي تهي تو آپ پر اوس نسبت کي پابندي کب رهي.

رقیه

میان تم بچی هو، شادي بیاه کی معاملی مین لوگ سچ نهین بولا کرتی، یهه تو بیو پار هی۔ هر شخص اپنی مال کي سچي جهوٹي تعریف کرتا هی، یهه سچ هی که جواد کا بیاه ایک بار هو چکا هی لیکن جب بیوي مر گئي تو وه قصه ختم هوا۔ رهي جائداد۔ تو چوده هزار سال جهوٹ سهي مگر دو هزار کی قریب تو جواد کو اپني نانی سی ضرور ملی گي، پهر یهه دیکهو که ایسا خاندان کهان ملی گا اصل سادات جنکی سات پیڑهي مین غیر ذات کا میل نهین ــ

محسن

اماں جان، آپ سعیدہ کي چچي ہیں، آپ سی بڑھ کر اوس کا
خیر خواہ کوں ہو سکتا ھی، لیکن جب آپ میري رائی لیتي
ہیں تو مجھہ پر فرض ھی کہ اپنا سچا خیال ظاہر کروں. میں
محمد جواد کو ہرگز سعیدہ کا شوہر ہونی کی قابل نہیں
سمجھتا۔ اول تو عمر میں تفاوت زیادہ ھی، دوسری جواد کي
علمی قابلیت اور دماغي تربیت بہت کم ھی، بلکہ بیچارہ عقل بھي
واجي ھي واجي رکھتا ھي۔ تیسری کسي اچھی عہدی پر ماموِر
نہیں. ھیڈ مدرسوں کا گریڈ بہت کم ھی، ضلع کی دربار میں
بھي نہیں جانی پاتی.

صغرا

اور صورت شکل کی بھي صاحبزادی اچھی نہیں ھیں۔ سنا ھی
طباق سا چہرہ ھی اور چھوٹي چھوٹي آنکھیں.

رقیہ

یہہ تو تم دونوں زبردستي کي باتیں کرتی ہو، میں نی کئي
بار ڈیوڑھي سی جھانک کر جواد کو دیکھا ھی اللہ رکھی پچیس
کی لگ بھگ ھی اور اچھي خاصي آدمیوں کي سي صورت ھی.

اور یہہ کیا کہا کہ قابلیت نہیں ہی، گیارہ مدرس اور ڈیڑہ سولڑ کی یوں هي خواہ مخواہ اونکي تحت میں ہیں؟ رھا دربار تو قصباتي لوگ کب دربار میں جایا کرتی ہیں۔ اور یوں جواد میاں کو پار سال مردم شماري کی کام کی صلی میں تحصیلدار صاحب نی اپنی ھاتھہ سی سند دي تھي جس پر کلکٹر کی دستخط تھی.

محسن

آپ دونوں متفق ہیں تو کچھہ کہنا هي فضول ہی، لیکن میري نظر میں تو کسي طرح یہہ شخص نہیں جچتا، کیوں بھئي منظور تم کیوں چپ ہو؟ تم بھی تو اپني رائي ظاہر کرو.

منظور

مجھی رائی دینی کي کوئی ضرورت نہیں ـ میں اس بحث هي کولغو سمجھتا ہوں.

رقیہ

تم تو دنیا بھر کي باتوں کو لغو سمجھتی ہو۔ غضب خدا کا بہن کي شادي کي باتیں ہو رهي ہیں اور صاحب زادی اونہیں لغو بتاتی ہیں.

منظور

شادي كي باتيں مهمل نهيں مگر جس طريقه سی آپ اس كا فيصله كرنا چاهتي هيں وه مهمل هي۔

رقيه

اور كون سا انوكها طريقه فيصله كرنی كا هی؟

منظور

وه يهه هی كه جس كي شادي هی وه خود فيصله كری۔

رقيه

بس رهنی دی لڑكی۔ ميں يهه بی شرمي كي باتيں نهيں سننا چاهتي۔ جاكر اپنی اسكول ميں تقريريں كر، شريفوں كی گهر ميں۔

محسن

ٹهيرئی اماں جان، آپ تو خفا هو جاتي هيں ذرا مجهی كوشش كرنی ديجئی كه مياں منظور كو سمجهاؤں. (منظور كي طرف مخاطب هوكر) اس سی تو هر روشن خيال آدمي كو اتفاق هی كه لڑكی لڑكي كي شادي اون كي رضامندي سی كرنا چاهئی، اون كي طبعيت كی خلاف اونهيں مجبور كرنا سخت ظلم هی۔ ليكن اون كی لئی بر ڈهونڈهنا تو والدين هي كا كام هی كيونكه شادي

سی پہلی نہ تو لڑکا لڑکي ایک دوسری کو دیکہہ سکتی هیں اور نہ بلا واسطہ کوئی رائ قائم کر سکتی هیں.

منظور

یہہ کیا کم ظلم هی کہ دولها دلهن شادي سی پہلی ایک دوسری کو دیکہہ نہ سکیں.

محسن

اچها تو یہہ کہئی آپ بهي شیخ جي کي طرح پردی کی بهي مخالف معلوم هوتی هیں.

منظور

بیشک هر صحیح عقل کی آدمي کی لئی پردی کا مخالف هونا ضروري هی.

رقیہ

(محسن سی) دولها میاں اب مجهہ سی صبر نہیں هو سکتا، تم دونون باهر سدهارو، وهان شوق سی بحث کرنا. تم کو اصل معاملہ نہیں معلوم۔یہہ سب بحث مباحثہ هي میاں محمد علي کي خاطر.

منظور

اماں جان، سچ پوچهئی تو آپکو اصل معاملہ معلوم نہیں.

کہنی والا یہہ کہہ سکتا ہی کہ جواد سی سعیدہ کي شادي کی اصل محرک لاله سیتارام ہیں.

رقیه

کہنی والی کا کلیجه اور تم کو کیا کہوں- بھائي مرحوم کا خیال کر کی رہ جاتي ہوں. (محسن سی) دولھا میاں تمھیں فرصت ہو تو سه پہر کا ناشته بھي آج گھر میں کرنا، اوس وقت تم سی باتیں کروں گي- ساري دنیا بکی جائی، مجھی ذره برابر پروا نہیں ہی- میں نی جو دل میں ٹھاني ہی وہ کر کی رہو نگي.
(محسن اور منظور او ٹہہ کھڑی ہو تی ہیں).

محسن

آداب عرض ہی.

رقیه

جیتی رہو.

منظور

تسلیم عرض ہی چچي جان.

(رقیه منہه پھیر لیتي ہی. دونوں باہر چلی جاتی ہیں).

تیسرا سین

(میر صاحب کي نشستگاه جس کا ذکر هو چکاهی. شیخ کرامت علي اور محمد جواد اونهیں جگهوں پر بیٹهی هیں جهاں ڈیڑه گهنٹه پهلی بیٹهی تهی. حقی کا دور چل رها هی).

جواد

کیا آپ سمجهتی هیں که میں یهه لونڈی پڑهانی کي نوکري خوشي سی کرتا هوں؟ بهئي نواب صاحب کي زبردستي سمجهئی که اونهوں نی سعي سفارش کرکی مجهی اس بلا میں پهنسا دیا. مجهی تو بچپن سی حدیث خواني سکهائي گئي تهي — اس میں یهه مصیبت ضرور تهي که عربی کی آیتیں یاد نهیں رهتي تهیں، مگر ایسی ویسی مجمع میں تو وه فرفر پڑهتا تها که صلواة کي نعرں سی آسمان هل جاتا تها " چیست دنیا خاندانی کهنهٔ ویرانهٔ ".

شیخ جي

آپ کي وه ابتدائی تعلیم هرگز بیکار نهیں گئي، میں نی آپکو پڑهاتی سناهی. انڈین پریس ریڈر کو بهي آپ خاص لب ولهجه اور جزر و مد سی پڑهتی هیں خصوصاً نون غنّه تو اس جاں فرسا الحان کی ساتهه ادا کرتی هیں که مجلس عزا کا سماں یاد آتاهی

اوررقت بهي آپ کی درجی میں کافي هوني هي اور نهـایت خلوص سی .

محمد جواد

شیخ جي آپ تو معلوم هوتاهي مذاق کرتی هیں .

شیخ جي

هاں یهه میري بڑي بری عادت پڑگئي هی. تمهاری ایسی متیں آدمي کودیکهه کی خواه مخواه مذاق کرنی کوجي چاهتاهی، اوریوں بهي میں ظرافت کواچهـا سمجهتا هوں بشرطیکه اوس کی اندر بهي کچهه هو .
(منظور اورمحسن داخل هوتی هیں).

محسن

اصل میں اندر عورتوں کی سامنی یهه بحث چهیڑنی کا موقعه نه تها ، اب یهاں اطمیناں سی بیٹهه کر باتیں هوسکتي هیں .

منظور

محض بیکارهی، آپ لوگوں سي بحث کرنی سی کوئي فائده نهیں.

شیخ جي

کیوں خیر توهی کا هی کي بحثا بحثي هی ؟

محسن

مجھہ سی اور منظورسی پردی کی مسئلی پر بحث ہونی والي تھي که اماں جان ني دونوں کونکال دیا .

شیخ جي

خیر پردی کي برکت سی آپ کو مردانی میں تو امن نصیب ھی یہاں بیٹھہ کر زبان آزمائي کیجئی .

محسن

(منظورسی) تم جانتی ھو کہ میں مذھبي آدمي نہیں ھوں اور پردی کي حمایت بھي مذھب کي بناپر نہیں بلکہ معاشرتي اور اقتصادي وجوہ سی کرتا ھوں. ایک طرف تو ھنگامۂ زندگي کی جسماني اور اخلاقي خطرات سی صنف نازک کو محفوظ رکھنی کی لئی پردہ ضروري ھی دوسري جانب امور خانه داري کا انجام دینا جو عورت کي قدرتي صلاحیت کو پیش نظر رکھتی ھوی تقسیم محنت کی اصول پر اوس کی حصی میں آیاھی یکسوئي کي ساتھہ اوسي وقت ممکن ھی که وہ گھرکي چار دیواري کواپني دنیا سمجھی.

محمد جواد

اس میں کیاشک ھي که « نه ھرزن زن است و نه ھر مرد مرد »

منظور

جي درست هی ، هنگامهٔ هستی ایساهي مدهم توهی که اوسکي صدا کو آپکي چار دیواري روک لیگي اور اوسکی جسماني اور اخلاقي خطرات ایسی هي کمزور تو هیں کہ آپکي چلمن سی ٹکرا کي واپس جائینگی. ای جناب یهه آندهي کسي کی روکی رکنی والي نهیں اور بفرض محال باهر سی آنی والی بگولوں کو آپ نی روک بهي لیا توجو گهر کی اندر وهیں کي خاک سی اوٹهتی هیں اونکی لئی کیا کیجئی گا ؟ اگر آپ انصاف سی کام لیں تو تسلیم کرنا پڑیگا که زندگي کی مشکلات اور خطرات حرم سرا کی اندر بهي هوتی هیں البته اون سی مقابله کرنی کي قوت نهیں هوتي . رهی امور خانه داري — تو یهه کهنا اور بهي اندهیر هی که پردی میں بیٹهه کر یهه امور بهتر طریقه سی انجام دئی جاسکتی هیں . بیشك تدبیر منزل کا مرکز گهرهی، لیکن یهه مرکز بجائی خو دبی معني هی اگر اس کی گرد ایک دائره دنیاۓ معیشت کانه کهینچا جائی اور مرکز نشین ذات پوری دائری پر حاوي نه هو .

محسن

یهی دلائل میم صاحب پردی کی خلاف پیش کیا کرتي هیں . میں او نهیں تو جواب نهیں دی سکتا لیکن تم کو دیتا هوں که

گھر کی مرکز کی گرد بڑا سا دائرہ بنا کی یورپ کي عورتوں نی جو پیچیدگیاں تمدن میں پیدا کردي ھیں وھي تمھاری یہاں پیدا ھو جائیں گي.

محمد جواد

جی ھاں اور چین کو دیکھئی ــ وھاں عورتوں کی پیر دبادبا کی چھوٹی کردیتی ھیں.

منظور

(محسن سی) تمھاری دماغ پر تو یورپ مسلط ھی. تمھاری نزدیک اصلاح کی لئی قدم اوٹھانا صرف اوسي راستہ پر ممکن ھی جس پر یورپ چلتا ھی. میرا یہہ منشاء نہیں ھی کہ ھم یورپ کي مثال کو سامنی رکھہ کر اوس سی فائدہ نہ اوٹھائیں یا عبرت نہ حاصل کریں. لیکن ھمیں ممالک یورپ اور ھندوستان کی فرق کو نہیں بھولنا چاھئی. تم کو شائد یہہ معلوم نہیں کہ یورپ میں پردہ پہلی بھی نہیں تھا لیکن جن پیچیدگیوں کا ذکر تم کرتی ھو یہہ زمانۂ حال میں پیدا ھوئي ھیں ــ یورپ کي بعض عورتیں دائری میں نقطی تک خطوط کھینچنی پر اکتفا نہیں کرتیں، بلکہ چاھتي ھیں کہ مرکز اپني جگہ سی ھٹ جائي. ظاھر ھی کہ پوری دائری کي شکل بگڑ جائي گی ــ بالفاظ دیگر بعض عورتوں کا یہہ خیال ھی کہ اون کي زندگي کا مقصد اصلي صرف

گھر کو گھر بنانا اور مردوں کو آدمي بنانا نہیں ھی، بلکہ وہ زندگي کي تمام شعبوں میں مردوں کی طرح کام کرسکتي ھیں لیکن یہ دعوی گویا فطرت کی خلاف پیام جنگ ھی اور زندگي شاھد ھی کہ سوائی اون پیشوں کی جو امور خانہ داري اور تعلیم و تربیت سی زیادہ بُعد نہیں رکھتی اور کسي میں عورتیں مردوں کي طرح کامیاب نہیں ھوتیں اور تجربہ اون کو بہت جلد سکھادی گا کہ وہ غلطي پر ھیں. خیر یہہ دوسري بحث ھی، مگر اس میں ذرا بھي شبہہ نہیں، کہ یہہ مشکلات یورپ میں وھاں کي مخصوص تاریخي، معاشرتي، اقتصادي حالات کي بناپر پیدا ھوئي ھیں اور ان کا پردہ نہ ھونے سی لازمي تعلق نہیں ھی، چودہ صدي سی پہلی کي صدیوں میں یورپ کو دیکھئی — پردہ وھاں نہیں تھا لیکن عورتیں گھر کو اپنا مرکز سمجھتي تھیں — اب بھی جو ممالک اور طبقات سرمایہ داري کی زھریلي ھوا سی مقابلةً بچی ھوئی ھیں اون میں یہہ خرابیاں نہیں ھیں. ھندوستان کي اور قوموں کو جن کي عورتیں پردہ نہیں کرتیں دیکھئی — کیا اون کی گھر برباد ھوگئی ھیں یا امور خانہ داري کو مرد انجام دیتی ھیں —

*۶ محسن

خیر اگر تھوڑي دیر کی لئی یہہ مان بھي لیا جائی کہ پردی کی

ٹوٹنی سی وہ نظام معاشرت جو « خاندان » کی نام سی موسوم
هی برباد نہ هوجائی گا توبھي اسکا کیا جواب هی کہ هندوستان
مین مختلف مذاهب اور مختلف نسلوں کی لوگ رهتی هیں جو
ایک دوسری پر اتنا اعتبار نہیں کرسکتی جتنا یورپ والی ایک قوم
هونی کی سبب سی کرتی هیں .

منظور

تمهاری ایسی آدمي کو ایسي مہمل بات نہیں کہنا چاهئی. میں
ابھي کہہ چکا هوں کہ هندوستان کي اور قوموں میں بالعموم
عورتیں پردہ نہیں کرتیں ـ وہ ایک دوسری پر اور مسلمانوں
پر کیوں اعتبار کرتي هیں ؟ اور اون کی اعتبار کرنی سی کیا
خرابیاں پیدا هوتي هیں جو مسلمانوں کو اون کي تقلید کرنی
میں عذر هو ؟

محمد جواد

تقلید تو سوائی مجتہد صاحب کي اجازت کی کسي کي جائز نہیں ـ
واللہ اعلم بالصواب .

محسن

لیکن تم یہہ تو دیکھو کہ همارے عورتیں خود جو پردی سی
نہیں نکلنا چاهتیں. اونھوں ني اتنی دن کی تجربی سی اپنی گھر کی

اندر رہ کر کام کرنا اور صبر و قناعت کی ساتھہ ھنسي خوشي اپني زندگي کی دن کاٹ دینا سیکھہ لیاھی اور او نھیں یہہ طرز زندگي چھوڑنی میں سخت دشواري ھو گي.

منظور

ھاں اس میں مجھی تم سی اتفاق ھی ــ بی شک عادت نی ھماري عورتوں کواسي قدر بی حس بنادیا ھی کہ وہ زندگي کي بہترین نعمتوں ھوا اور روشني سی بی نیاز گھٹ گھٹ کر اور دق اور سل میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتي ھیں اور اون کی لب پر کبھي شکایت نہیں آتي. لیکن کیا اس سی تم کسي مرض کي اچھائي ثابت کرسکتی ھو کہ مریض صبر و قناعت کا مجسمہ ھی؟ جن عورتوں نی کسي قدر تعلیم پائي ھی اگر تم او نھیں اظہار رائی کا موقعہ دو اور سوسائٹي کی جبرو قہر میں ذرا تخفیف ھو تو تم دیکھو گی کہ عورتیں گھر کي چار دیواري سی نکلنی کی لئی کس قدر تڑپتي ھیں.

محسن

بھئي میں اپني بات کي پچ کی لئی نہیں بلکہ ایمان سی کہتا ھوں کہ جہاں تک میرا تجربہ ھی شرفا کي عورتیں پردہ توڑنا نہیں چاھتیں ــ

ناظر جي آپ بالکل بجا کہتی ہیں. اسي سال شروع جاڑی میں بہ حکم سرکار میں نی اضافۂ تعداد طالب علمان نسواني کی لئی قصبہ کا دورہ کیا اور دروازی دروازی پھرا. نیچ قوم کی لوگ دو دو روپئی کي لالچ میں راضي ہو گئی لیکن شرفاء میں بعض بعض نی تو پچاس بلکہ سو روپئی مانگی اور بعض نی صاف انکار کیا « صلاح کار کجا و من خراب کجا »

محسن

شیخ جي آپ تو پردی کی بڑی مخالف ہیں، آپ نہیں کچھہ بولتی ؟

شیخ جی

بھائي مین کیا بولوں : آپ لوگوں نی ابتداهي سی مذہب کو بحث سی خارج کردیا ہی ـ مین تہرا بڈھا آدمی اور مسلمان ـ میرادار مدار مذہب پر ہی.

جواد

ھائیں شیخ جي، آپ اور مذہب ـ آپ جوشن کبیر کی قائل نہیں خدا کو مانتی نہیں اور کہتی ہیں مذہب پر دار و مدار ہی ـ

محسن

هاں صاحب یہہ تو میری سمجھہ میں بھی نہین آتا . میں تو آپ کو اب تک معقول پسند سمجھتا تھا .

شیخ جی

آپ کا اسمیں قصور نہیں ھی. آپ نی جو معنی مذھب کی سمجھی ھیں اوسکی مطابق میں مذھب سی کوسوں دور ھوں .

محسن

آخر آپ کی نزدیک مذھب کی کیا معنی ھیں .

شیخ جي

کیا مختصر سا سوال جناب نی کردیاھی. ایک : تومیں یوں ھي کیا کم بکي ھوں دوسری آپ بات وہ پوچھتی ھیں جسکي حقیقت کا تعین الفاظ میں نا ممکن ھی اور جوایک نقطی کي طرح ھی جسکی گرد خیال پھرتا ھی لیکن اوس تک نہیں پہونچ سکتا . اس لئی ظاھر ھی کہ اس کوشش میں جتنا بھي وقت صرف ھو کم ھی. خیر اسوقت مجھی وہ تقریر یاد آ گئي جو مجھہ سی اور اوس عجیب و غریب پیر مردسی ھوئي تھي جسکی ساتھہ میں نی تمام ھندوستان کاسفر کیا تھا. اوس نی مذھب کي جو تعریف کي تھي اوسی میں اپنی الفاظ میں بیان کرتا ھوں تا کہ

سردست بحث کي بنا قائم هوسکی، کیونکه هر مسئلی کی متعلق میں صرف مذهب کی نقطهٔ نظرسی رائ دی سکتا هوں.
یهه پهر کهی دیتا هوں که یهه الفاظ مذهب کي ماهیت کو کسي طرح ظاهر نهیں کرسکتی، البته اگر سننی و الا یهه پر اسرار کیف پهلی سی دل میں رکهتاهی تو ممکن هی که وه اس بگڑي هوئي تصویر میں اصلیت کی خط و خال پهچان لی.

سنئی ـ قلب انساني گونا گوں جذبات کا جلوه گاه هی جنمیں سی هرایک کسي خاص چیز کی ادراک یا خیال سی بر انگیخته هوتا هی؛ کوئيچیز هماری دل میں خوشي پیدا کرتي هی، کوئي غم، کوئي نفرت، کوئي محبت، لیکن ایک جذبه ایساهی جسکی موضوع کا معین کرنا هي نهیں بلکه اوسکي نوعیت کابیان کرنا بهي مشکل هی. یهه جذبه شاذ و نادر هي مشتعل هوتاهی، لیکن جب هوتا هی تو هماری ساری وجود پرچها جاتاهی. اوس وقت هماری دل پر زندگی کا بوجهه هلکا هو جاتا هی اور معلوم هوتاهی که ساري کائنات بجلي کي لهر کي طرح هماري روح میں دوڑ گئي. عام لوگوں پراسکا اثرمحض آني اور بهت هلکا هوتا هی، اور وه نه تواس واردات کوخود سمجهه سکتی هیں نه الفاظ میں بیان کرسکتی هیں. لیکن بعض برگزیده ذاتیں اس جذبی کي حرارت کو اس درجه تک محسوس کرتي هیں که وه اس سی عالم معني اور عالم صورت میں شمعیں روشن کردیتي هیں

جنکي روشني میں (ان مقدس لوگوں کي بدولت) دوسری بھي زندگي اور کائنات کو دیکھه اور سمجھه سکتی هیں اور جن کي گرمي سی خود اپنی قلب کي حرارت کو تازه کرسکتی هیں. ایسي ایک قندیل روشن کي تھی رسول هاشمي نی جسکي روشني سی دنیاتیره سوسال سی جگمگا رهي هی. لیکن ایک تو تنگ نظري اور تعصبات کي گرد اس قندیل پر جم گئي هی جس سی اوسکي روشنی ماند پڑ گئي هی، دو سری لوگ اس کي خارجي گرمي پر اکتفا کر کی خود اپنی قلب کي حرارت سی غافل هو گئی هیں. تیسری سب سی بڑه کر مصیبت یهه هی که لوگوں نی اس کی نور کو دیکھنی کی لئی ساري دنیا کي طرف سی آنکھیں بند کرلي هیں. چنانچه شمع کی روشن کرنی والی کا مقصد که اسکي روشني میں حیات اور کائنات کو دیکھا جائی فوت هو گیا هی بلکه کهنی والا چاهی تو یهه کهه سکتا هی که جس شخص نی اس شمع کی گرد کي فضا کو نهیں دیکھا اوس نی گویا خود یهه شمع نهیں دیکھي.

محمد جواد

شیخ جي میري خطا معاف کیجئي که میں اپکو لا مذهب سمجھا تھا. آپ نی اس وقت وه وعظ کها هی که سبحان الله – مگر پیچیده بهت تھا. میں نی اگرچه سکندر نامی تک پڑھا هی لیکن

سوائی اسکی اور کچهه نہیں سمجھا که محفل میلاد اور شمع کي روشني کاذ کرتا ـ بلغ االعلی بکماله ـ کشف الدجا بجماله .

محسن

اگر مذهب ایسا هی جیسا آپ نی کہا تو بہت اچھي چیز هی ، لیکن پردی کي بحث سی اس سی کیا تعلق هی؟ ـ عورتوں کو پردی میاں بیٹھه کر مذهبي کتابوں کی پڑهنی سی تو کسي نی نہیں روکا .

شیخ جي

پردی سی اسکا بہت گہرا تعلق هی. مجھی پردی سی بڑي شکایت یہه هی که اوس نی عورتوں کو مذهب کي تکمیل سی باز رکھا هی. میری خیال میں عورتیں مردوں کي طرح ، بلکه شاید مردوں سی زیاده یہه صلاحیت رکھتي هیں که شمع مذهب کی نور سی منور حیات اور کائنات کا نظاره کرکی اسکی حرارت کو حواس ظاهري اور باطني کي مدد سی جذب کرلیں اور اس طرح اوس خفی آگ کو پھر مشتعل کریں جو مذهب کي اصل اور زندگانی کا مدعا هی. لیکن جہالت کا خدا برا کری جس نی عورتوں کو اوس قید فرنگ میں ڈال رکھا هی جہاں وه میاں منظور کی الفاظ میں لیکن دوسری معنی میں روشني اور هوا کي آرزو میں تڑپ تڑپ کی جان دیتي هیں. آپ نی بجا کہا که بعض گھروں میں جہاں عورتوں کو تھوڑا بہت لکھنی پڑ هنی کي اجازت هی

وہ مذھبي کتابیں پڑہ سکتي ھیں، لیکن عزیزمن مذھب کا جو مختصر ساخاکہ میں نی پیش کیاھی اوس سی معلوم ھوگیا ھوگا کہ یہہ کتابوں میں بند ھونی والي چیز نہیں ھی. یہہ وہ چیزھی جو تمام عالم پرطاري اور تمام زندگي میں ساريھی اور جس کی احاطہ کی لئی انسان کو لازم ھی کہ زمان ومکان کي بڑي سي بڑي وسعت میں جواوسی میسر آسکی،ہر چیز کو اوسي خاص روشني میں جس کاذکر ھو چکاھی دیکھی، پرکھی، سوچی اور اگر ممکن ھوتو سمجھی.

محمد جواد

واہ صاحب ــ کہاں مذھب کاذکر تھا کہاں...

منظور

شیخ جي میں چاھتا ھوں کہ اب یہہ سلسلۂ گفتگو ختم کیاجائی. آپ کي تقریر سننی کی بعداب دوسروں کاھر لفظ مجھہ پرگراں گذری گا.

شیخ جي

ھاں بھائی میں بھی شل ھوگیا. بیٹھنی کی طاقت نہیں. اب ذرا جاکرارام کروں گا. (اوٹھہ کھڑی ھوتی ھیں. پردہ گرجاتاھی)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

(ایک چھوٹا سا کمرا جس میں صرف ایک دروازہ هی اور دو روشن دان. آدھی کمری کو ایک چارپائي گھیری هوی هی، بقیه حصی میں ایک چھوٹي سي چوکي هی جس پر بی ترتیبي سی خطوط اور دوسري چیزیں پڑي هوئي هیں. ایک طرف دیوار کی اندر ایک تین خانوں کي الماري هی، هر خانی میں کتابوں کی ڈھیر هیں. دو کھونٹیوں پر دو اچکنیں اور ایک عمامه لٹکا هوا هی. پلنگ کی پاس ایک تپائي پر چند دواؤں کي شیشیاں، گلاس، تھرمامیٹر وغیره رکھی هیں. دو کرسیاں چارپائي کی پاس بچھي هیں، ایک خالي هی، دوسري پر منظور بیٹھا هی. شیخ جي رضائي اوڑھی چارپائي پر لیٹی هیں).

منظور

خدا کا شکر هی که آج بخار اوتر گیا. کل ڈاکٹر کہتا تھا که اگر دودن اور یهي حال رها تو بهت اندیشی کي بات هی.

شیخ جي

(نحیف آواز میں) هاں بھائي کمبخت تپ نی علاوه میري

هڈیوں کو پھونک ڈالنی کی تم کو اور تمھاري بہن کو بہت تکلیف دي. چھه دن سی تم دونوں کا سارا وقت میري پٹي کی پاس گذرتا هی.

منظور

نہیں شیخ جی۔ انصاف سی پوچھئی تو میں نی کچھه بھی نہیں کیا، ساري تیمار داري سعیده کرتي تھي. میں تو بیٹھا هوا کتاب پڑ ھا کرتا تھا.

شیخ جي

یهه تیسرا موقع هی که سعیده کي تیمارداري نی میری جان بچائی هی... (کچھه دیر کی بعد) خدا جانی کیا بات هی که مجھی اس بیماري میں تمھاری والد مرحوم بہت یاد آئی. تم دونوں کو اکثر میں شجاعت هي کی نام سی پکارتا تھا. تم سمجھتی هو گی که میں هذیان بک رها هوں یا بخار نی مرحوم کي خیالي شکل میری سامنی پیش کردي هی، لیکن واقعه یهه هی که میں تم دونوں کو خوب پہچانتا تھا۔ پھر بھي جي یهه چاهتا تھا که تمھیں اسي نام سی پکاروں.

(خادمه داخل هوتي هی)

خادمه

منظور میاں چھوٹي بٹیا پوچھتي ھیں که کوئي اور نه ھو تو میں آؤں.

منظور

ھاں کہدو چلي آئیں.

شیخ جي

اچھا ھی سعیده کو بھي آجانی دو. آج میرا تم دونوں سی کچھه باتیں کرنی کو جي چاھتا ھی.

منظور

مگر آپ کمزور بہت ھیں، ڈاکٹر نی کہا ھی که زیاده باتیں نہیں کرنا چاھئی.

شیخ جي

ڈاکٹر کا بہت بہت شکریه، مگر میں مجبور ھوں. ستر برس سی باتیں کرنی کي عادت پڑي ھوئي ھی.
(سعیده داخل ھوتي ھی)

سعیده

آداب عرض ھی شیخ جي! کہئی اب طبیعت کیسي ھی؟

شیخ جي

جیتي رهو بیٹي. اب بالکل اچها هوں. البته بخار سی کشتي جیتنی کی بعد ذرا هانپ رها هوں.

سعیده

یهه لیجئی آپ کی لئی تهوڑاسا انار کا افشرده لائي هوں. اسی پي لیجئی.

شیخ جي

اچها ذرا ٹهر کر پیونگا، ابهی دوا پي هي. اسی چوکي پر رکهه دو. (سعیده پیاله چوکي پر رکهه کر دوسري کرسي پر بیٹهه جاتي هی).

سعیده

چچا جان نی آپ کا مزاج پوچها هی۔ نماز سی فارغ هو کر خود بهي تشریف لائینگی.

شیخ جي

خدا اونهیں جیتا رکهی. دنیا میں تم دونوں کی بعد اونکي ذات سي مجهی انس هی. تمهاری باپ نی بسترمرگ پر اونهیں میري خبرگیري کي تاکید کي تهي، بیچاری کو اوس کا هر وقت خیال رهتاهی. باوجودیکه خاندان میں عضو معطل هیں لیکن

جب کوئي ميري مخالفت کرتا هی تو اون سی نهيں سناجاتا. خدا کي شان هی۔ اپنوں نی ميری ساتهه کيا کيا اور ايک غير شخص ميری ساتهه کيا کر رها هی.. (کسي قدر وقفه کی بعد) تم دونوں سی ميں نی اپني ابتدائي زندگي کا کبهي ذکر نهيں کيا۔ آج جي چاهتا هی که تمهيں اپني کهاني کهه سناؤں، به شرطيکه تمهيں نا گوار نه هو.

منظور

بهت شوق سی، مگر ڈاکٹر...

سعيده

شيخ جي آپ ڈاکٹر کو بکنی ديجئی اور جي کهول کی باتيں کيجئی مگر چپکی چپکی اور ٹهر ٹهر کر.

شيخ جي

رسم کی مطابق ميں بهي اپنی قصه کو غدر کی بعد سی شروع کرتا هوں. سنه اٹهاره سو اٹهاون ميں ايک دور ودراز قصبه کی زميندار کا اکلوتا لڑکا سترہ برس کا تها. يهه لڑکا قرب و جوار ميں شرارت اور شوره پشتي ميں مشهور تها. آم اور امرودوں کی باغوں ميں چهاپه مارنی اور اپنی هم عمر لڑکوں کو مارنی پيٹنی ميں اوس کا نظير دور دور نه تها. گاؤں کی بڈهی اسکي حرکتوں کا ذکر سن کر مسکراتی تهی اور کهتی

تھي که اس لڑکی میں بچپن سی زمینداري کي شان ھی. (سعیده منظور کي طرف دیکهه کر مسکراتي ھی) . مگر اس کي ایک بات سی ھر شخص خائف اور متردد تھا ــ اسی پڑھنی کا بہت شوق تھا. حالانکه مولوي صاحب جو اوسکی پڑھانی پر نوکر تھی اور جنکي افیون اور حقه میں وه کبھي کوتا ھي نہیں کرتا تھا اس کا اطمینان دلایا کرتی تھی که اوسی اس سی زیاده پڑھنی میں انہماک نہیں جتنا ایک زمیندار کی بچی کو ھونا چاھئی مگر گاؤں بھر جانتا تھا که یهه قریب کی گوروں کي چھاؤني میں جا کر ایک بنگالي بابو سی انگریزي پڑھا کرتا ھی.

سعیده

اوس بنگالي کا نام مہندرا بابو تھا.

شیخ جي

اچھا، معلوم ھوتا ھی بخار میں یهه نام بھي میري زبان پر تھا. خبر اپنی باپ سی چھپا کر یهه لڑکا انگریزي مہندرا بابو سی، جو بنگالي ھونی کی سبب سی جادوگر مشہور تھی، اور فارسي بطور خود پڑھا کرتا تھا. اس سبب سی لوگوں کو نه صرف اوسکي زمینداري بلکه اوس کي آدمیت میں بھی شبهه ھونی لگا، یہاں تک که آخر میں بالکل ظاهر ھو گیا که یهه لڑکا دین ودنیا سی گذر گیا ھی.

منظور

کیوں کیا اوس نی مڈل پاس کر لیا؟

شیخ جي

نہیں ـ اوس کا باپ اوس کي شادي ایک نہایت معزز اور امیر گھرانی میں کرنا چاهتاتها، مگر اس بد نصیب نی انکار کردیا اور جب باپ نی تشدد کرنا شروع کیا تو بائیس برس کي عمر میں گھر چھوڑ کرتن به تقدیر نکل کھڑا ہوا.

منظور

آفرین ھی اوس کي همت کو.

سعیده

اوس لڑکي میں کیا خرابي تهي؟

شیخ جي

کوئي نہیں ـ سوای اسکی که وه دیوانی تهي. خیر عرصی تک یہه لڑکا هندوستان کی مختلف حصوں میں مارا مارا پھرتا رها اور زیاده تر زمیندا[illegible] کی لڑکوں کي اتالیقي کرکی پیٹ پالتا رها. اس نوکري میں اوسی هر طرح کا آرام تها، اعلی درجی کی خدمتگار کي حیثیت سی هر خاندان میں رهتا تها، کھانی کپڑی کی علاوه آٹهه آنی سی لیکر دو روپیه مهینی تک

تنخواہ ملتي تھی اور کام کچھہ نہیں تھا۔ مگر مراق کا خدا بھلا کری اس شخص کو سب کہیں شہر کا اندیشہ لگا رہتا تھا۔ کہیں زمینداروں کي جہالت سی نالاں تھا، کہیں کا شتکاروں کی ساتھہ اونکی ظلم کا شاکي. بارہ تیرہ برس کي گردش کی بعد یہہ شخص ایک ایسی خاندان میں پہونچا جو اوسی ہر طرح سی پسند تھا اور اوسکی سپرد ایک بچہ کیا گیا جسکا سا ذہین اور ہونہار شاگرد اس معلم کو کبھي نہیں ملا تھا.

سعیدہ

اوس زمانی میں کیا عمر تھي ابا جان کي ؟

شیخ جي

دس سال کي. اوس لڑکی کو پڑھانی میں اتالیق کو معلوم ہوا کہ معلمي کیسا دلفریب پیشہ ھی. غنچہ کو کھل کر پھول بنتی ہوئی دیکھنی سی اور اوسکي شمیم نسیم صحري کي مددسی سونگھني سی باصرہ اور شامہ کو وہ فرحت نہیں حاصل ہوتي جو ایک ننھي سي جان کو اپنی ماحول میں پھیلتی اور بڑھتی ہوئی دیکھنی سی اور اوس میں معاون ہونی سی روح کو حاصل ہوتي ھی. قصہ مختصر اب اس اتالیق کو زندگي کا ایک مصرف مل گیا. شاگرد کی خداداد جوہر شفیق استاد کي مددسی خوب چمکی. لڑکی نی اسکول کي پڑھائي کامیابي کی ساتھہ ختم کي،

کالج میں داخل ہوا اور وہاں بھی اپنی قابلیت کاسکہ طالبعلموں کی دنیا میں جمادیا ۔

منظور

میں نی بعض دشمنوں کی زبانی سناھی کہ کالج میں اس لڑکی کی زندگی عیوب اور نقائص سی بری نہ تھی ۔

شیخ جی

بچی تختی لکھنی میں غلطیاں کرتی ھیں ۔ فرض کرو کوئی اس تختی کو اٹھا رکھی اور جب یہہ بچی پڑھہ لکھہ کر فاضل ہو جائیں تو اونھیں اونکی غلطیاں دکھا کر شرم دلائی ۔ ایسی شخص کو میں اون لوگوں کی مقابلی میں کم احمق اور بد باطن سمجھتا ھوں جو ایک پسندیدہ سیرت کی مالک کو اوسکی اون خطاؤں کاطعنہ دیں جو اوس سی آدمی بننی کی کوشش میں سرزد ہوئی تھیں ۔

سعیدہ

آپ تو اپنی کہانی کہئی اور اس ذکر کو چھوڑئی ۔

شیخ جی

لڑکی نی کالج سی اعزاز کی ساتھہ سند حاصل کی اور اوسی حوصلہ پیدا ھوا کہ یورپ میں جا کر مزید تعلیم حاصل کری

اور اپني زندگي کو علمي کاموں کی لئی وقف کردی. لڑکی کی خاندان کو اوسکا اسکول اور کالج میں جاناهي ناگوار گذرا تھا، یورپ کی نام پر تو قیامت هي برپا هوگئي. لیکن لڑکا اپني دھن کاپکاتھا. اوس کا عزم ساري مخالفتوں پر غالب آیا، اور اوس نی یورپ کي راه لي. استاد پر عزیز شاگرد کي روانگي کی بعد زندگي دو بھر هوگئي. اگرچه اب اوسی اتالیق کي حیثیت سی بہت شہرت حاصل هوگئي تھی اور گرد ونواح کی اکثر رئیس اپنی لڑکوں کي تعلیم اوسکی سپرد کرنا چاهتی تھی لیکن اوس نی سب سی انکار کیا. آخرجب اوس نی دیکھا که کسي کام میں جي نہیں لگتا تو وحشت کی هاتھوں مجبور هوکر یهه دل میں ٹھان لي که همالیه پہاڑ پرجاکر اپني زندگي کوه نوردي اور دشت پیمائي میں گذاری. چنانچه ایک دن صبح تڑکی اوس نی اپنی اسباب میں سی دو جوڑی کپڑی لیکر ایک گٹھري میں باندھی اور پیٹھه پر رکھه کر نکل کھڑا هوا.

اوسی منزل به منزل سفر کرتی هوئی دس باره دن هوئی تھی که راه میں اوسی ایک پیر مرد ملی جو زبردستي اوسکی رفیق سفر بن گئی. ابتدا میں تو جوان اتالیق کوشش کرتارها که اس بڈھی سی کسي طرح پیچھا چھڑائی، لیکن ایک طرف تو اوسکي وحشت آهسته آهسته کم هورهي تھي دوسری اوسکی ساتھي کا اثر اوس پر بی اوس کی محسوس کئی هوئي پڑ رها تھا.

نتیجہ یہہ ہوا کہ چند روز کی بعد دونوں میں گہری دوستي ہو گئي اور ہمارا اتالیق اپنی پہلی ارادی کو ترک کرکی پیر مرد کی ساتہہ عرصۂ دراز تک سفر کرنی کی لئی راضي ہو گیا. پیر مردنی اوس سی یہہ شرط کي کہ پہلی دونوں کوہ و صحرا کا خیال چھوڑ کر بستیوں اور شہروں کي سیر کریں، اوسکی بعد اگر جوان کو ہمالیہ پرچڑھنی کي ہوس باقي رہي تو پیر مرد بھي اوس کا ساتہہ دی گا.

سعیدہ

خوب شرط کي پیر مردنی ــ میں بھی ہوتي تو یہي کرتي.

شیخ جی

چار برس میں ان دونوں نی سارا ہندوستان پورب سی پچھم تک اور اوتر سی دکھن تک چھان ڈالا. اس سفرمیں اونھوں نی لہراتی ہوئی دریا، شاداب وادیاں، لہلہاتی ہوئی کھیت دیکھی اورفاقہ کش مرد، بی زبان عورتیں اور بیمار بچی. اونھوں نی سربہ فلک محل اورعالیشان مکان دیکھی اور اون کی جاہل اور عشرت پسند مکین، عرش رفعت مسجدوں اور مندروں کودیکھہ کر اونھیں خدایاد آگیا اور ایمان سی خالي نمازیوں اور پجاریوں کودیکھہ کر اونکی دل ٹوٹ گئی. دلفریب زمین اور بدبخت انسانوں، قابل فخر ماضي اور شرمناک حال

ان نظاروں اور روشن ضمیر پیر مرد کي صحبت کا اتالیق پر عجیب اثر پڑا۔ اوس کي طبیعت کي بی چیني اور بی مرکزی کافور هو گئي اور اوسکا دل ایک نئی دردسی معمور هو گیا جو صحرا نوردي کانهیں بلکه آبادي میں رهنی کا، همالیه میں جا کر خود کو کهو دینی کانهیں بلکه انسانوں سی مل کر اپنی آپ کو پالینی کا متقاضي تها.

پیر مرد تواوس سی رخصت هو کر اپنی دائمي سفر پر پهر روانه هوگئی اوروه اپنی شاگرد کي واپسي کي خبر سن کر اوس کی گهر پهونچا تاکه اوسی اپنی نئی جذبات وخیالات کا شریک بنائی.

یهه اتفاق دیکهو ــ اودهر شاگرد بهي یورپ سی وهي چوٹ لی کر آیا تها جو استاد نی هندوستان میں کهائي تهي. اوس نی یورپ میں اپناوقت بیکار نهیں کهویا تها بلکه وهاں کی تمدن کا نهایت غائر نظرسی مطالعه کیاتها. لیکن یهه عجیب بات هی که اوسکي ظاهري آنکهیں جسقدر وضاحت سی یورپ کو دیکهتي تهیں اوسي قدر اوس کي چشم بصیرت کی آگی هندوستان کی اصلي خط وخال نمایاں هوتی جاتی تهی. هندوستان کی اس نئی مرقع مین اوسی بهت سی دردناک مناظر نظر آئی، لیکن سب سی زیاده قابل رحم اوس نی عورتوں کي حالت زار کوپایا. چاربرس کی بچهڑی استاد وشاگرد ملی، دونوں نی اپني اپني کهاني ایک دوسری کوسنائي اورمهینوں مشوری هوئی جن میں شاگرد کي بیوي بهي شامل هوا کرتي تهی. یهه نیک بیوي کچهه دن کی بعد ایک

بچه اور ایک بچي چھوڑ کر راهي جنت هوئي مگر استاد اور شاگردنی اپني زندگي کو عورتوں کي آزادي اور تعلیم کی لئی وقف کرنی کا قصد کرلیا . (ذرا ٹھر کر) اسکی بعد کا قصه تمهیں معلوم هی که کس طرح دونوں نی اپني قوم کی تعصب اور جهالت کا مقابله کرنا شروع کیا ، یہاں تک که شاگرد کو موت دنیاسی لی گئي اور استاد کو بڑھاپی نی هرکام سی معذور کردیا .

منظور

کاش هماری ملک میں اور چند افراد ایسی هوتی، کاش....

سعیده

شیخ جي آپ پیاسی هوں گی، (پیاله اوٹھا کر) لیجئی اب پي لیجئی.

(شیخ جي اوٹھه کر افسرده پیتی هیں).

شیخ جي

بیٹي خدا تمهاري عمر میں برکت دی۔ آنکھیں کھل گئیں.

سعیده

آپ کا قصه میں نی بهت جي سی سنا . اس سی دل بهي دکھا اور خوشي بهي هوئي۔ آپ سی ایک بات پوچھنی کو جي چاهتا هی.

شوق سی پوچھو. شیخ جي

سعیده

آپ کی نزدیک هم عورتوں کي حالت کبھي بدلی گي یا نهیں؟

شیخ جي

بیٹي، میري عمر کا اور اس وقت کي حالت کا تقاضا تو یهه هي که لال بجھکڑ کي سي صورت بنا کر اور سر هلا کر کهوں که «مبادا ازین بتر گردد». لیکن نئي نسل میں تمهاري سي لڑکیاں اور تمهاری بھائي کی سی لڑکوں کو دیکھه کر مجھی امید هوتي هی که جلد اچھی دن آئینگی.

منظور

شیخ جي آپ کي محبت هی که آپ هم دونوں کي نسبت ایسی خیالات رکھتی هیں. میں آپ کي تعریف کي دل سی قدر کرتا هوں، لیکن اس سی بھی زیاده احترام آپ کي تنقید کا میري نظر میں هی. میں چاهتا هوں که اسي گفتگو کی سلسله میں آپ همیں اون خامیوں سی آگاه کردیں جو آپ کو هم لوگوں کی طرز عمل میں نظر آئیں.

شیخ جي

میری خیال میں تم نوجوانوں میں دو بڑی نقائص هیں۔ ایک تو یهه که تم لوگوں میں جوش عزم سی زیاده هی، دوسری جیسا تمهاری سوال سی ظاهر هو تا هی تم لوگ نکته چیني کو ضرورت سی زیاده اهم سمجهتی هو.

منظور

پهلا اعتراض تسلیم لیکن دوسرا میري سمجهه میں نهیں آیا. آپ کا ایسا سخت گیر ناصح نکته چیني کا مخالف کیسی هو سکتا هی؟

شیخ جي

هاں میاں، میں بهي ایک زمانی میں زبان کي کاٹ کا بهت معتقد تها ، اوسي زمانی کي عادت پڑي هوئي هی. دوسری بڑهاپي میں بسیار گوئي کی ساتهه ساتهه اعتراض کرنی کا ماده بهی بڑه گیا هی، لیکن جس غلطي میں میں مبتلا هوں اوس سی تمهیں بچا نا چاهتا هوں. تمهاری حریف زیاده تر بڈهی لوگ هیں اور یهی زیاده تر تمهاری هدف ملامت هوتی هیں، لیکن انصاف سی دیکهو توان لوگوں پر اعتراض کرنا بالکل بیجا هی. انهوں نی اوس تاریک خیالي کی زمانی میں پرورش پائي هی جس کا تم آجکل کي بستي کو دیکهه کر بهی اندازه نهیں کر سکتی، عادت نے اونکی خیالات کو راسخ اور عمر نی قوائی

ذهني کو فرسودہ کردیاھی. یہہ بی چاری کسي طرح نئی خیالات نہیں قبول کر سکتی. چنانچہ تمھاري نکتہ چیني علاوہ بیجا ھونی کی لا حاصل بھی ھی. تمھیں چاھئی کہ جو وقت مناظرہ میں صرف کرتی ھو اوسی اور مفید کاموں میں صرف کرو. اپنی دوست محمد علي کو دیکھو ـ اگر چہ اوسی تمھاري سي ذھانت اور جودت نہیں عطا ھوئي ھی لیکن اوسکي تلا فی قدرت نی قوت عمل سی کردي ھی ـ بحث مباحثہ، جھگڑی بکھیڑی سی اوسی کوئي مطلب نہیں، خاموشي سی اپنا کام کئی جاتا ھی ـ گویا ایک بھاري بھرکم جہاز ھی جس پر طوفان کا کوئي اثر نہیں ھی، جو موجوں سی لڑنی کی لئی نہیں ٹھرتا بلکہ اونہیں چیر کر اپناراستہ بنا تا چلا جاتا ھی.

سعیدہ

سچ کہتی ھیں آپ شیخ جي، میں بھی بھائي جان کو بہت سمجھاتي ھوں کہ چچي جان اور میر احمد حسین سی نہ اولجھا کریں.

منظور

خیر احمد حسین تو خود مجھہ سی اس قدر گھبراتی ھیں کہ جس کي حد نہیں ـ البتہ چچي جان سی نہ اولجھنا بہت مشکل ھی. مجھی یقین ھی کہ اگر اونکی سامنی فرشتی تسبیح

و تهلیل کر رهی هوں تووه اون سی بهي لڑائي کا کوئي بہانه نکال لینگي.

شیخ جي

هاں، وه کہیں گي که یهه جو هر وقت بد بدا یا کرتی هیں ضرور مجهی کوستی هیں.

سعیده

(هنس کر) شیخ جي اب آپ آرام کیجئی، کہیں پهر خدا نخواسته طبیعت نه خراب جائی.

منظور

(اوٹهه کر) هاں اب هم لوگوں کو رخصت هونا چاهئی.

شیخ جي

ذرا ٹهرو تو، میں تم سی یهه پوچهنا بهول گیا که پرسوں تم سی اور محمد علي سی کیا طی هوا.

منظور

معامله قریب قریب تیارهی. محمد علي کو آپکي رائی سی بالکل اتفاق هی. انشاء الله سب اوسي طرح هوگا جیسی آپ چاهتی هیں.

شیخ جي دعا کیجئی.

شیخ جي

دل و جان سی دعا کرتا هوں.

(پردہ گر جاتا هی)

دوسرا سین

(میر الطاف حسین اپنی مکان کی سامنی نیم کی درختوں کی سایہ میں، جہاں روز سہ پہر کو اون کي نشست هوتي هی، ایک تکیہ دار مونڈھی پر بیٹھی حقہ پي رهی هیں. اون کی پاس کرسي پر منظور بیٹھاهی).

میر صاحب

بیٹا، تم جانتی هو کہ میں گھر کي کسي بات میں دخل نہیں دیتا، مگر تمهاري بہن کي شادي کی معاملہ میں کچھہ ایسي پیچیدگیاں پڑ گئي هیں کہ تم دونوں کي محبت مجھی خاموش نہیں رهنی دیتي. مجھی معلوم هی کہ تمهاري رائ محمد علي کی ساتھہ سعیدہ کي شادي کرنی کي هی، اوریہہ بھي جانتاهوں کہ شجاعت مرحوم کا رجحان اسي طرف تھا ــ مگر تمهاري چچي کو ضد هوگئي هی کہ محمد جواد سی شادي هو اور اون کي بات نہ پوري هوئي تو خدا جانی کیا قیامت برپا کرینگي. میري رائ میں مناسب یہ هی کہ تم رفع شر کی لئی اس پر راضي هو جاؤ.

منظور

چچامیاں، اگر محض والد مرحوم کي خواهش اور میري رائ کي بات هوتي تو میں آپ کی فرمانی کی مطابق یقیناً مخالفت سی

باز آجاتا، مگر آپ کو شاید یہه معلوم نہیں هی که سعیده خود محمد علي سی شادي کرنا چاهتي هی اور جواد کی نام سی نفرت کرتي هی.

میر صاحب

یہه میں نی بهي سنا هی، مگر رسم زمانه یہه هی که لڑکیوں کي رائےنه اس معامله میں کوئي پوچهتا هی اور نه اوس کي طرف التفات کرتا هی. دوسری میري سمجهه میں یہه نہیں آتا که جواد میں کیا خرابي هی۔ علاوه نجیب الطرفین هونی کی نہایت سعادتمند اور متقي لڑکا هی.

منظور

هاں، یہه بالکل بجا هی، مگر بعض وجوه سی سعیده اونهیں پسندنہیں کرتي اور رسم دنیا کچهه بهي هو عقل و انصاف کا اور حکم شرع کا یہي تقاضه هی که لڑکي کي رضامندي کی بغیر اوس کي شادی نہیں هونا چاهئی.

میر صاحب

هاں، یہه بهي تم ٹهیک کہتی هو ۔ (کچهه سوچ کر) مگر بهئي محمد علي کي نسبت کہا جاتا هی که نیچري هو گیا هی.

منظور

یہہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محمد علي بھائي کی مذھبي عقائد بالکل وھي ھیں جو والد مرحوم کی تھی. اب یہہ آپ بہتر جانتی ھیں کہ وہ نیچری تھی یانہیں.

میرصاحب

نہیں نہیں ـ شجاعت مرحوم کا سینہ نور ایمان سی معمور تھا. بعض امورمیں مثلاً استخاری کي یا اون اوراد ووظائف کی معاملی میں جو کسي مرادسی پڑھی جائیں البتہ مرحوم کا عقیدہ راسخ نہ تھا، سو کوئي نہ کوئي ضعف سوای معصومین کی ھر شخص کی ایمان میں ھوتاھی. خدائے تعالی رحمن و رحیم ھی، ان خطاؤں سی در گذری گا.

منظور

بس تو محمد علي بھائي کي نسبت بھي جناب کوبھي رائ رکھنا چاھئی.

میرصاحب

ایک اور پیچیدگي بھي توھی. محمد علی پردی کامخالف ھی اور چونکہ اوس کا قول اور عمل واحد ھی وہ اپني زوجہ کو ضرور باھر نکالی گا.

منظور

اس مسئلی پر جہاں تک مجھی یاد ھی والد مرحوم نی جناب سی ایک بار بحث کي تھي اور ثابت کیا تھا کہ شرع میں جس پردی کي تاکید ھي وہ آنکھہ کا اور دل کا پردہ ھی ـ یہہ قید فرنگ نہیں .

میر صاحب

مرحوم نی یہہ بحث ایک مرتبہ نہیں کئي مرتبہ میری سامنی کي تھي اور اون کی دلائل ضرور قوي تھی، مگر کچھہ بھي ھو مجھی یہہ گوارا نہیں کہ ھماری خاندان کي لڑکي میموں کي طرح ماري ماري پھری .

منظور

مجھی یقین ھی کہ محمد علي بھائي سعیدہ کو اوس کي مرضی کی خلاف ھرگز باھر نکلنی پر مجبور نہ کرینگی . البتہ اگر وہ خود چاھی تو اوسی روکنا بڑي جواب دھي کا کام ھی .

میر صاحب

مجھی ایک اور بات بھي تم سی پوچھنا تھي ـ کیا تم اپني بھائي بہنوں کي جائداد الگ کرانی کی لئی مقدمہ لڑ رھی ھو ؟

چچامیاں، آپ نی جتني باتیں سني هیں یهه ایک هي سازش کی سلسله کي کڑیاں هیں. مجهی معلوم هی که آپ ان باتوں سی گهبراتے هیں، لیکن ذکر آ گیاهی تو مناسب سمجهتا هوں که اختصار کی ساتهه پورا معامله آپ کو سمجها دوں. آپ کو اس کي خبر نهیں هی که خانداني جائداد میں جتنا حصه آپ کا هی وه سرسی پیرتک قرضه سی زیربار هی. سیتارام جس دن چاهی نالش کرکی اوس پر قبضه کر سکتاهی، لیکن اوسی انتظار اس کا هی که آهسته آهسته اور قرض دی کر بقیه جائداد کوبهي اپنی قبضی میں کری. اسي لئی اوسی اس امرمیں خاص دلچسپي هی که سعیده کاعقد محمد جواد سی هو جو اوس کی مقروض هونی کی سبب سی پهلی هي سی اوس کی قابو میں هیں ـ اوس کي ان سازشوں کا سد باب کرنی کی لئی میں‌نی درخواست دي هی که جائداد کا بٹواره کردیا جائۓ تا که میں خود گنگاسهائۓ کي مدد سی اپنی حصی کي دیکهه بهال کروں. بس اتني سي بات هی، نه کوئۓ مقدمه هی نه معامله.

میرصاحب

سنتاهوں که اگر یهه امر وقوع میں آیا تو مهاجن فوراً نالش کردیں گی.

منظور

بہت ممکن ھی کہ ایساھو کیونکہ آپ جس ذریعہ سی سب باتیں سنا کرتی ھیں وہ سیتارام کی مقاصد کا صحیح ترجمان ھی. لیکن اگر یہہ نہ کیا جائی تو کچھہ دن کی بعد وہ پر اسرار مہاجن جن کا سیتارام ھر بات میں حوالہ دیا کرتا ھی پوري جائداد پر قبضہ کرلیں گی. کم سی کم ایک حصہ تو بچالینا چاھئی.

میر صاحب

خیر بھئي، تم ان باتوں کو بہتر سمجھتی ھو. میں خود کو رائ دینی کا اھل نہیں سمجھتا۔ تم احمد حسین سی مشورہ کر کی جو مناسب سمجھو کرو.

منظور

(مسکرا کر) بہت بہتر.

(پردہ گر جاتا ھی).

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

(محمد علي کا مکان۔ دفتر کا کمرہ۔ وسط میں ایک میز هی جس پر رجسٹر، کاغذات وغیرہ ترتیب سی رکھی هوئی هیں۔ جس طرف دروازہ هی اوس دیوار پر ایک بڑي گھڑي لگي هی اور چند نقشی لٹکی هوئی هیں۔ اوس کی مقابلی کي دیوار سی لگي هوئي الماریاں رکھي هیں جن میں کتابیں سلیقہ سی چني هوئي هیں۔ تیسري طرف دو کھڑکیاں هیں جن سی خانہ باغ نظر آتا هی۔ وسط میں میز کی تین طرف تین کرسیاں رکھي هیں، چوتھي طرف جدھر رجسٹروں کی اونچی ڈھیر رکھی هیں کوئي کرسي نہیں هی۔ ایک کرسي پر محمد علي بیٹھا رجسٹر میں پنسل سی نشان کر رھا هی اور بیچ میں گھڑي اور دروازی کي طرف نظر ڈالتا جاتا هی۔ چند منٹ میں دروازی کی باھر سی قدموں کي آواز آتي هی اور منظور دروازہ کھول کر اندر آتا هی۔ پیچھی پیچھی گنگا سہای کاغذوں کا بستہ دبائی سہمی هوئی داخل هوتی هیں اور جھک کر آداب بجا لاتی هیں)۔

منظور

(مصافحہ کرتی هوئی) — بھائي صاحب، معاف کیجئی گا،

ذرا سي دير هو گئي. اسٹيشن پر اتفاقاً انجمن اتحاد المسلمين کي سکريٹري مل گئی. اون کي گاڑي ميں دير تهي - ميری پيچهی پڑ گئی که انجمن کا نيا دستور العمل سن لو. پليٹ فارم پر کهڑی کهڑی سوڈيڑه سو صفحی کي کتاب سنانا شروع کردي اور اس تيزي سی که ميں اچهي طرح سمجهه بهي نہيں سکتا تها. ميری ٹوک دينی کی خوف سی وه سانس کسي جملی کی ختم پر نہيں توڑتی تهی بلکه در ميان ميں. وه توکهئی گاڑي وقت پر آ گئي مجبور هو کر چلتي هوئي گاڑی ميں بيٹهی، مگر ميري تسکين کی لئی پکار کرکهتی گئی که بقيه دفعات کسي دن ميری گهر پر آ کر سنائيں گی.

محمد علي

اچها اب فوراً کام شروع کردنيا چاهئی. مجهی ايک پنچايت ميں سوهن پور جانا هی.

(دونوں کرسي پر بيٹهه جاتی هيں).

محمد علي

بيٹهئی منشي گنگا سهائ صاحب.

(گنگا سهائ کرسي هٹا کر فرش پر بيٹهنا چاهتی هيں).

منظور

هائيں يهه کيا کرتی هيں - آپ کرسي پر بيٹهئی -

گنگا سہائ

حضور لوگوں کي غربا پروري ھی ورنه فدوي یہه صلاحیت کہاں رکھتا ھی. (جھک کر آداب بجا لاتی ھیں اور کرسي کی سری پر بیٹھه جاتی ھیں).

منظور

آپ کي پنچائتیں خوب ترقي کر رھي ھیں، سنا اب کوئي مقدمه عدالت میں نہیں جاتا.

محمد علي

نہیں یہه تو مبالغه ھی، البته چھوٹی چھوٹی معاملات اکثر پنچائت ھي میں طی ھو جاتی ھیں.

منظور

کس قدر خوشي کي بات ھی که آپ کي کوشش سی ھماری کسانوں میں خودداري اور جمھوریت کي روح پیدا ھو رھي ھی بلکه یہه کہنا چاھئی که بیدار ھو رھي ھی کیونکه جدید تاریخي تحقیقات سی ثابت ھو گیا ھی که قدیم الایام سی ھندوستان کی دیہات میں حکومت خود اختیاري کی اصول پر زندگي بسر کي جاتي تھي، یہه صرف چندن کي بات ھی که غلامي کا طوق

هماري گردن میں پڑ گیا هی. (گنگا سہائ سی) آپ بتا سکتی هیں که اس کا کیا سبب هی؟

گنگا سہائ

چھوٹی میاں، هم لوگ یہه امورات کیا جانیں۔ البته یہه جانتی هیں که کلجگ کی ایام هیں لگان بڑھتا جاتا هی اور پیداوار کم هوتي جاتي هی.

محمد علي

اچھا اس کی تحقیقات پھر کریں گی. (گنگا سہائ سی)۔ آپ سب کاغذات ساتھه لائ هیں ؟

گنگا سہائ

هاں حضور فدوي ن همه جہت سی پا بندي احکام کي کي هی.

محمد علي

اچھا اونھیں یہاں چھوڑ جائیي میں اطمینان سی دیکھوں گا. آپ پرسوں پھر باره بجی کي گاڑي سی تشریف لائیي گا اور شام تک یہیں قیام کیجئی گا. البته اس وقت مجھی بڑی میر صاحب کي جائداد کی متعلق چند سوال کرنا هیں.

گنگا سہائ

ارشاد فرماویں۔

محمد علي

بڑی میر صاحب کی حصی پر مجموعي قرضه کتنا هی؟

گنگا سہائی

حضور کلهم اونیس دستاویزیں هیں جن کي میزان زر اصل کي بتیس هزار هی اور سود در سود مل کر پهاگن نی ختم تک تہتر هزار چار سو بانوی روپیه گیاره آنی سات پائي هوتی هیں.

منظور

آپ یهه غضب دیکهتی هیں بتیس هزار قرضه اور چالیس هزار سود۔ یهه سود خواروں کي قوم جونک کي طرح انسان کي لپٹتي هی اور ایک قطره خون کا نہیں چهوڑتي. هماری ملک میں عدالتیں بهي هیں، جج بهي، کاؤنسل بهي، قانون بهي، مگراس وحشیانه ظلم کی روکنی کي کسي کو توفیق نہیں هوتي. انصاف کاتقاضه تو یهه هي که یه سیاه کارجیل خانوں میں جگه پائیں اور وه لوگ جو جان بوجهه کر خود کو اون کی حوالی کرتی هیں پاگل خانوں کو زینت دیں.

محمد علي

اس حصه کي سالانه آمدني کیا هی؟

حضور آمدني جو هی سو اوس کا یهه حساب هی که کهاتا وغیره احمد میاں کی پاس هی اور فدوي کو دیکهنی کي مجال نهیں، البته کاغذات پٹواري کی حساب سی گذارش کرسکتا هی. ساڑهی چهه هزار آمدني بڑی سرکار کی حصی کي هی... حضور کهنی کي بات نهیں... (ادهر اودهر دیکهه کر) سارا نظم ونسخ اس قدر ابتر هی که الله تعالی تیري پناه— بهت سی اسامیوں پر برسوں کي باقي هی اور بهتوں سی دو دو بار پوتا لیا جاتا هی، نه پرانی چاهات کي مرمت هوتي هی نه نئی بنوائی جاتی هیں. منظور میاں اور صاحبزادي کا حصه بهي اوتنا هي بڑا هی مگر اوس کي آمدني سال گذشته میں آنی پائي چهوڑ کر سات هزار سات سو گیاره تهي، اور پهر یهه حصه بهي پوري طرح فدوي کي سپردگي میں نهیں هي. فدوي تحصیل وصول کر کی احمد میاں کودی دیتا هی اور زمین میں لگانی کی لئی مانگتا هی تو ایک پائي بهی نهیں ملتي. اگر دو تین بار کر کی ایک دس هزار روپیه جائداد میں لگادیا جائی تو آمدني ڈیوڑهي هو جائی.

منظور

منشي جي آپ اطمینان رکهئی، چنددن میں همارا حصه

الگ ہوا جاتا ہی، پھر آپ جو مناسب سمجھئی گا. (محمد علي سی) بھائي صاحب لا له بالکشن کہتی تھی کہ اب کي پیشي میں ضرور بٹواری کا حکم ہو جائی گا، اوس وقت آپ کو ضرور موجود ہو نا چاہئی ورنہ اکیلی میری بنائی کچھہ نہ بنی گا، جب انسان کی ایک طرف بٹواري اور دوسري طرف قانون کو ہو تو عقل تو یوں هي گم ہو جاتي ہی.

محمد علي

تم بالکل فکر نہ کرو، سب کچھہ ہو جائی گا۔ (گنگا سہائی سی) بڑی میر صاحب کی حصی کي تخمیني قیمت کیا ہو گي، اور اگر نیلام ہوا تو کہاں تک دام لگیں گی؟

گنگا سہائی

حضور قیمت آپ یہہ دیکھئی کہ بتانا بہت مشکل ہی، کیونکہ ساري بات بیچنی والی اور خریدنی والی کي ہی. سلیقہ سی معاملہ کیا جائی اور مال دهني خریدنی والامل جائی تو دو لاکھہ سی زیادہ هي مل رہی گا. رہا لیلام تو اوس میں کوڑي کی مول چیز جاتي ہی۔ جتنا قرضہ ہی اوتنی بھی دام لگ جائیں تو غنیمت ہی.

منظور

ہاں، بھائي صاحب میں نی سنا ہی کہ سیتارام نالش کرنی پر تلا

بیٹھا ھی. اوسی یقین ھو گیا کہ سعیدہ کي شادی جواد سی نہیں ھو گي تو فوراً نالش کردی گا اور جائداد نیلام کرائی گا. مجھی بڑا اندیشہ ھی کہ اس کی بعد کام کیسی چلی گا۔ ھم بھائي بہن اپني آمدني کا جتنا حصہ لیا کرتی ھیں اگر اوس سی بھي کم لیں تب بھي چچا جان کی یہاں کا خرچ پورا نہیں پڑی گا.

گنگا سہائ

حکم ھو تو فدوي اپني رائ نا چیز عرض کری۔ اب بھي کچھہ نہیں گیا ھی. اگر اس کا تہائي حصہ ھوشیاري سی فروخت کیا جائی تو سارا قرضہ ادا ھو سکتا ھی اور باقي جائداد بی داغ بچ جائ گي.

منظور

لیکن فروخت کری کون؟ احمد حسین سی یہہ امید رکھنا بالکل فضول ھی کہ اون کي سمجھہ میں بات آئ گي. ایک تو وہ پہلی ھي سی معذور تھی دوسری سیتارام نی اور الو بنا رکھا ھی. رھی چچا جان۔ تو وہ کسي حساب ھي میں نہیں ھیں.
(نوکر داخل ھوتا ھی).

نوکر

سرکار گھوڑا تیار ھی.

محمد علي

(اونهه کر)ـ اچھا، اب مجھی کپڑی بدل کر فوراً جانا هی.
(منظور سی) تم ابھي ٹھرو، تم سی مدرسی کی متعلق باتیں کرنا هیں. مشن اسکول کي نئي معلمه مس ایلن چاۓ پر آئیں گي ـ اون سی بھي مشوره کریں گی.

منظور

بہت اچھا.

محمد علي

تو منشي جي، پرسوں سوا باره بجی ـ

گنگا سهاۓ

فدوي بسر وچشمان حاضر هوگا.
(نوکر دوباره داخل هوتا هی).

نوکر

حضور، مسلمین کی سکتر صاحب آۓ هیں، منظور میاں کو پوچھه رهی هیں.

منظور

اری یهه بزرگ یہاں کیسی پہونچی ـ میری سامنی ریل میں

بیٹھه کر روانه هو گئی تهی۔ کیوں منشي جي تم نی بهي تو دیکها تها ؟

گنگا سهائ

هاں، چهوٹی میاں، دیکهنی میں تو یهي معلوم هوا تها جیسی گاڑي میں دوڑ کر بیٹھه گئی هوں.

منظور

نهیں صاحب معلوم هونا کیا معنی۔ اونهوں نی گاڑي چلنی کی بعد کهڑکي میں سی سر نکال کی مجهه سی بات کي تهي.

محمد علي

خیر بهئي، میں تو اب جاتا هوں، تم جي بهر کی اون کي صحبت کا لطف اوٹهاؤ.

(چلا جاتا هی).

منظور

میري سمجهه میں نهیں آتا کیا معامله هی. (پیروں کي چاپ سنائي دیتي هی). خیر وه خود آتی هیں، اون سی معلوم هو جائ گا.

(سکریٹري صاحب داخل هوتی هیں).

سکریٹری صاحب

آداب عرض ھی میاں منظور صاحب ! بھئي، عجب دل لگي ہوئي ۔ میں اسٹیشن پر آپ سی باتوں میں ایسا مشغول تھا کہ بے سوچی سمجھی غلط گاڑي میں بیٹھہ گیا ۔ مجھی جانا تھا پورب کي گاڑي سی اور وہ تھي برانچ لائن کي گاڑي.

منظور

برانچ لائن کا تو پلیٹ فارم ھي تھا، کوئي دوسري گاڑي وھاں سی کیوں چھوٹنی لگي. مجھی معلوم نہ تھا آپ کو کہاں جانا ھی ورنہ روک لیتا.

سکریٹري صاحب

جب گاڑي مدرسہ کی پاس پہونچ کر تحصیل کي کچہري کي طرف مڑي تب مجھی معلوم ہوا کہ غلط گاڑي میں بیٹھہ گیا ہوں. خیر دوسری اسٹیشن پر اوتر کی یکہ کر کی فورا واپس ہوا، خیال تھا کہ شاید پورب والي گاڑي گھنٹہ سوا گھنٹہ لیٹ ہوئي تو مل جائي گي. یہاں اسٹیشن پر پہونچ کر معلوم ہوا کہ کمبخت ٹھیک وقت پر چھوٹ گئي. بہر حال میں نی تار دی دیا کہ جلسہ کل پر ملتوي کر دیا جائی. پھر جي میں آیا کہ آپ کو بقیہ دستور العمل سنادوں. خیال تھا کہ محمد علي صاحب بھي ہو نگی، مگر معلوم ہوا کہ وہ کہیں چلی

گئی ہیں۔ (ایک ضخیم مسودہ کو کھول کی)۔ تو کہئی شروع سی سناؤں یا جہاں سی چھوڑا تھا وہاں سی؟

منظور

آپ اس وقت بی کار زحمت فرماتی ہیں۔ پروگرام کی خراب جانی سی آپ کی طبیعت بدحظ ہو گی، پھر کبھی دیکھا جائی گا.

سکریٹری صاحب

نہیں صاحب، یہہ اتفاقات تو ہوا ہی کرتی ہیں۔ جب قومی کام کرنا ٹہرا تو طبیعت کی بد حظی کا خیال کیا؟ — اچھا تو میں جہاں تک پہونچا تھا وہاں سی شروع کرتا ہوں۔ «دفعہ ایک سو ستائیس»

منظور

معاف فرمائیی گا، مجھی قصبہ میں ایک دوست سی ملنا ہی... پورا دستور العمل سنوں گا تو دیر ہو جائی گی.

سکریٹری صاحب

نہیں توبہ — دیر کیا ہو گی، سو صفحہ سی بھی کم باقی ہیں اور وہ بھی دور دور لکھی ہوئی — آج آپ صرف سن لیجئی، اس پر بحث کسی فرصت کی دن ہو گی. (تیزی سی) دفعہ ایک سو ستائیس «سکریٹری کی فرائض»: سکریٹری انجمن پر لازم

هی کہ خدا کا خوف اور قوم کا درد دل میں رکھی. "نہی عن المنکر" اور "امر بالمعروف" کا عامل ہو، زندگی کو فانی جانی اور آخرت پر ایمان لائی، قوم کی بہبودی کی لئی دل وجان سی کوشش کری. اس امر میں ذرا بھی شک نہ کری کہ افراد کی زندگی قوم کی زندگی سی وابستہ هی، هیئت قومی سی الگ هو کر کوئی فرد کشاکش حیات میں سلامت نہیں رہ سکتا. غرض جملہ امور جو حسب دفعہ ایک سو گیارہ تا ایک سو پندرہ ممبروں پر فرض قرار دئی گئی هیں سکریٹری پر بدرجۂ اولی فرض هیں. او سی چاہئی کہ اپنی عمل کو نمونہ بنائی جسکی ممبر تقلید کر سکیں اور اس طرح دونوں جہان میں سرخ روئی حاصل کریں. علاوہ اس کی سکریٹری کی فرائض مخصوصی حسب ذیل هیں جو گیارہ شعبوں میں تقسیم کئی جاسکتی هیں ــ شعبۂ الف ــ انجمن کی اجلاس کی اطلاع سکریٹری ممبروں کو اجلاس سی پہلی دی گا..

(پردہ گر جاتا هی)

دوسرا سین

(میر صاحب کي نشستگاه. میر صاحب اپني معمولي جگه پر تکیه لگائی بیٹھی هیں. شیخ جي جو نهایت ضعیف نظر آ رهی هیں رضائي اوڑهی تکیه دار مونڈهی پر رونق افروز هیں. محسن اور محمد جواد بهي موجود هیں. احمد حسین بی چیني کی ساتهه دالان میں ٹهل رهی هیں).

احمد حسین

(گفتگو کو جاري رکهتی هوئی) میر سجاد حسین کا نام باون گاؤں میں مشهور تها، هر طرف دهاک بند هي هوئي تهي- اس گهر کی محرم کي ضلع بهر میں دهوم تهي- آج اوسي خاندان کي آبرو مٹي میں مل رهي هی، سر بازار جائداد نیلام هو رهي هی اور آسمان نهیں پهٹ پڑتا-

میر صاحب

لا حول ولا قوة- توبه کرو توبه- جو مرضي الهي هو اوسمیں بندی کودم مارني کي گنجائش نهیں-

احمد حسین

توبه، نعوذ بالله، سب کر کی دیکهه لیا کچهه فائده نهیں هوتا-

یہہ حرام زادہ سیتارام آستین کا سانپ نکلا مجھی مل جائی تو بوٹیاں چبا جاؤں. میری یار غار بنی تھی، بچپن کی دوست، ہم مکتب، خاندان کی خیر خواہ. هولي دوالي ، عید بقرعید، تھالي لی کر آتی تھی هر وقت آمد میاں آمد میاں کہتی مونہہ سوکھتا تھا اوراب کیسي طوطی کي سي آنکھیں بدل لیں۔ پرسوں میں گیا تو مجھی دیکھتی هي گھر میں چلا گیا اور بیٹی کو سکھادیا کہ کہہ دو نہیں هیں۔

محسن

کم بخت نی اتني جلدي نالش نہ کي هوتي تو میں روپیہ کي فکر کرتا. دوشنبہ کو مجھی تار پہونچا، چاردن میں کیا هو سکتا تھا۔ اتني جلدي زیور بھي اچھی داموں نہیں بیچا جا سکتا تھا۔ اگر تین مہینی کي مہلت هوتي توروپیہ کا فراهم هو جانا کوئي بات نہ تھي.

جواد

جي هاں، یہ مزید تعجب هی کہ سیتارام کو اتني جلدي کیا پڑي تھي « دیر آید درست آید ».

احمد حسین

جي هاں، آپ بھي کیا بھولی بنی جاتی هیں۔ جلدي اسکي تھي کہ جائداد نیلام پر چڑ هی تو خود اوني پوني خریدلی۔ آپ

دیکھئی گا اگر بولي سیتارام کی نام نه ختم هو تو میرا نام احمد حسین نہیں ــ اور یہه سب کیا دھرا هی اس منظور کا. (شیخ جي کي طرف دیکھتی هوئی) خدا جانی کن مفسدون نی کان بھر دئی تھی لڑکی کی ــ جائداد کا بٹواره هوا ــ وه گنگا سہای کا بچّه سفید وسیاه کامالک مقرّر هوا ــ ایک تو اس بات سی مہاجن بھڑک گیا دوسری شادي کی معاملی میں بزرگ دوده کي مکھي کي طرح نکال کر پھینک دئی گئی اور میري اور همشیره صاحبه کي ضد پر ملحد نیچري محمد علي سی نسبت قرار پائي ــ اوس نی جو کاشتکاروں کي انجمن کا جال پھیلا رکھا هی اسکی سبب سی دنیا بھر کی مہاجن اوس سی جلتی هیں ــ نسبت هونا تھي که سیتارام کی تلووں سی آگ لگ گئي، اوس نی نالش داغ دي ــ اب صاجنرادی منظور الدوله بہادر کہتی هیں که اپني اور بہن کي آمدني کا نصف چچاجان کو دیا کرینگی ــ پوچھئی جب دونوں حصوں کي آمدني میں گھر کا خرچ نہیں چلتا تھا تو ایک حصه کی نصف میں کیا هوگا.

محسن

منظور اسوقت هیں کہاں ــ میں ابھي گھر میں گیا تھا ــ وهاں اماں جان نی قیامت برپا کر رکھي هی. کل سی سعیده کی پیچھی پڑي هیں، سوائی اوسی کوسنی اور برا بھلا کہنی کی کوئي کام

نہیں ـ سناهی کہ سروتا پھینک کر مارا تھا. وہ بیچاري ایک
کونی میں بثیهي سب کچھہ خاموشي سی بر داشت کر رهي هی ـ

احمد حسین

جي هاں، بس دنیا میں دو قصوروار هیں ایک میں ایک
میری بہن! اوس گھني لڑکي کی کرتوت کسي کو نہیں معلوم ـ
همدردي کرنی کو سب موجود هیں. آج چوتھا دن هی کہ محمد علي
کي سگي مشن کي میم درّاتي هوئي گھر میں چلي آئي اور دو گھنٹہ
بیٹھہ کی سعیدہ بیگم سی باتیں کیں. همشیرہ صاحبہ کو جواد سی
نسبت ٹوٹنی کی بعد یوں هي اس لڑکي کي صورت سی نفرت هو
گئي هی، دوسری میم کا اس طرح گھر میں چلا آنا سیداني کی
دل پر تیر کي طرح لگا ـ اوسوقت تو جھجک کی سبب سی
کچھہ نہ کہہ سکیں مگر دل میں بات لئی رهیں، پھران بھائی
بہنوں کي بدولت جو بزرگوں کي هذیاں بک رهي هیں اس کا
صدمہ اور بھي طرّہ هو گیا ـ ان سب باتوں نی همشیرہ صاحبہ
کو دیوانہ کر رکھا هی، دودن سی ایک نوالہ نہیں کھایا هی اور
رو رو کر آنکھیں سجالي هیں ـ ایسي حالت میں اگر لڑکي کو
جھڑک دیا تو کیا اند هیر هو گیا ـ

محسن

هاں، یہہ میں بھي جانتا هوں کہ اماں جان کي لئی بڑا سخت

موقعه هی لیکن سعیده بیچاري سی سب کا بدله کیوں نکالتي هیں اور میم کی آنی میں کیا خرابي هو گئي۔ سچ پوچھئی تو هم ایسوں کي عزت افزائي هی که ایک مشن کي میم صاحبه وه بھي امریکن نہیں انگریز قوم کي هماری گھر پر آئیں۔

جواد

کیوں ناظر جي صاحب، کیا امریکه کي عورتیں بھي میم صاحب کہلاتي هیں۔

میر صاحب

منظور آتا تو گھر میں جاکر اپني چچي کو سمجھا تا که آه وبکا سی کیا فائده هی اور لڑکي پر کیوں تشدّد کرتي هیں۔ یهه تو بري بات هي۔

شیخ جي

بجاهی، منظور هي سیداني کو سمجھائیں گی! اون کی پاس اسوقت بو علي سینا بھي جائیں تو چولھی کي جلتي هوئي مٹي اور کھولتا هوا پاني لیکر گل حکمت کردیں۔

احمد حسین

شیخ جي، آپ کو کسي بات کا حس بھي باقی رها هی یا بالکل عقل نی جواب دی دیا۔ غضب خدا کا سادات کي آبرو جارهي

هی، بزرگوں کا نام مٹ رہا هی اور آپ اوسي بی فکری سی مذاق کر رهی هیں —

شیخ جي

سادات کي آبرو چند بیگہه زمین میں نہیں هوا کرتي۔ اوسکی مخزن اون کی سینی هیں — اگر سیادت کا خیال هی تو صبر اختیار کیجئی جو آپ کی بزرگوں کا شعار هی۔

احمد حسین

بس باتیں بنانا آپ سی سیکهه لی — دوسری کي مصیبت پر صبر کرنا بہت آسان هی۔ آپ کو کبهي ایک بیگهه زمین بهي نصیب هوئي هوتي اور پهروه اس طرح سر بازار نیلام هوتي تو البته قدر هوتي — (پهر ٹہلنی لگی) باره بج چکی هیں مگر ابهي تک نیلام کي آواز نہیں سنائي دیتي — بات یہه هی که نیلام کیا ملي کشتي هی. معلوم هی که مہاجن کی مقابله میں کون بولی گا — ستر اسی هزار اوس کی پہلی سی هیں ضرورت پڑ گئی تو دوچار هزار اور دیدی گا — چلئی چهٹي ....

(دور سی شور وغل کی آواز آتي هی. سب سی بلند صدا " سرکاری بولي پچاس هزار ") لیجئی شروع کردیا بی ایمانوں نی — انہیں سوائی هماری پچهواڑی کی کوئي اور جگه بهي نہیں ملتي تهي — (آواز — پچیس هزار — پچیں هزار — پچیں هزار ایک —) کیسا بڑه

بڑہ کی بول رهی هیں جیسی ان کی باپ هي کي جائداد تو هی۔ بس تهوڑي دیر کي بات هی آد هی گاؤں، خانهائی رعایا، باغات سب پر سیتارام کا قبضه۔ (آواز پچیس هزار ایک پچیس هزار دو پچیس هزار ایک دو) .. باقي گاؤں میں گنگا سهای کا ڈنکه بج رها هی۔ ره گئی میر الطاف حسین اور کم بخت احمد حسین۔ دونوں کي گاؤں میں کوئی حیثیت نهیں۔ دونوں رعیت هیں سیتارام کي۔ منظور کي اور گنگا سهائی کي۔ کل تک میری نام سی اسامي تهراتی...... (آواز ساٹهه هزار.۔ ساٹهه هزار......) صورت دیکهه کر کانپتی تهی اور اب۔ اب کوئي بات بهي نه پوچهی گا۔ بلکه مجهه پر هنسا کریں تو کوئي تعجب نهیں هی۔ اور تو اور یه بیني پر شاد جس نی میري طرف سی سیکڑوں اسامیوں کی قرقیاں کیں۔ (آواز ستر هزار۔ ستر هزار۔ ستر هزار ایک.....) بڑي بڑي رقمیں لیں دعوتیں چکهیں اب آج وه میري قرقي کرنی آیا هی۔ میں همیشه سمجها کرتا تها که بڑا بهلا مانس هی مگر معلوم هو گیا دنیا غرض کي هی کسي کا اعتبار نهیں۔

محمد جواد

ملازمان سرکار پر تعمیل حکم شاهنشاهي واجب هی وه

کیسی ــ (آواز ستر هزار ــ ستر هزار .....) کسي کي رو رعایت کر سکتی هیں « پرده داري میکند بر قصر قیصر عنکبوت ».

احمد حسین

بس چپ بیٹھئی ــ آپ سی کس نی بولنی کو کہا .... (آواز ــ ستر هزار ایک دو ــ ستر هزار ....) آئی وهاں سی بڑی ملازم سرکار بن کی! ــ اس ساري مصیبت میں آپ کو بهي بهت دخل هی۔ اگر آپ میں ذرا بهي عقل هوتي .... (آواز ــ ستر هزار ــ ایک دو ــ ایک دو ــ تین . ــ) لیجئی ایک دو تین (سر تهام کر) نیلام ختم هو گیا اور صاف ظاهر هی که سیتارام کی نام پر کیونکه کوئي دو سرا اگر بولتا تو سیتارام اتني تهوڑي رقم پر کیوں خاموش رهتا ــ میري آنکهوں میں اسوقت اند هیرا چها رها هی میری سر میں چکر آرها هی ــ خدا جانی همشیره صاحبه کا کیا حال هو گا ــ میں جاتا هوں ذرا او نکي خبرلوں ــ (چلی جاتی هیں).

میر صاحب

رضاً بقضاه و تسلیماً لامره. مگر بهئي احمد حسین کی حال پر مجهی بهت ترس آتا هی. بی چاره بد حواس هورها هی ــ

جواد

پهلی تو میر احمد حسین بڑی مومن بالغیب تهی میري بڑي

خاطر کیا کرتی تھی۔ چنددن سی خدا جانی کیا هو گیا هی
که بات بات پر زجر و توفیق کرنی لگی «مردان خدا خدا نباشند،
لیکن زخدا جدا نباشند».

(منظور داخل هوتا هی).

منظور

(غصه کی لہجی میں) چچا جان، میں آپ سی رخصت هونی
آیا هوں سواري تیار هی سعیده ڈیوڑ هي میں کهڑي هی اگر
تکلیف نه هو تو چل کر اوسی خدا حافظ کہه دیجئی۔

میر صاحب

کیوں۔ کہاں؟

شیخ جي

اتني جلدي؟

منظور

بس انتها هو چکي، اب ایک منٹ اس منحوس گهر میں ٹهرنا
مجهه پر حرام هی۔ کل سی اوس غریب لڑکي پر زد و کوب
سب وشتم کا کوئي دقیقه نہیں اوٹها رکها گیا هی. اوس بدبخت
نی منهه سی اف تک نہیں کي لیکن چہری پر خون کي ایک
بوند نہیں. مردني چها رهي هی۔ اگر وه چند گهنٹی یہاں اور

ٹھیري تو قلب پھٹ جائی گا۔ میں آج صبح سی سفر کا سامان کررھا تھا خالو کو تاردی دیاھی جب تک دوسری گھر کا انتظام نه ھو اون کی یہاں قیام ھو گا (محسن سی) مہرباني کر کی ھم دونوں کا بقیه سامان بھیج دیجئی گا۔ اگر چچي صاحب کي مرضي ھو، ورنه اس سی بھي ھاتھه دھویا۔

میر صاحب

شیخ جي، یه کیا قیامت ھور ھي ھی؟آپ ذرا ڈیوڑھي میں جاکر صغری کي ماں سی گفتگو کیجئی۔

شیخ جی

بخشئی حضرت! ۔ یه میری بس کا کام نہیں ھی. میري داڑھی کي جڑیں بہت کمزور ھو گئي ھیں دو سری میں تو خود منظور کو مشوره دیا کرتا تھا که الگ گھرمیں رھیں مگریه نہیں جانتا تھا که اس طرح آناً فاناً روانگي ھو گي (اوٹھنی کي کوشش کرتی ھوئی منظور سی) ذرا مجھی سہارا دو توچل کراپني بچي کو رخصت کردوں ۔ (منظور سہارا دیکر اٹھاتاھی).

میر صاحب

(آبدیده ھو کر) بیٹا منظور، في امان الله! ۔ شیخ جي مجھه سی سعیده کو رخصت نہیں کیا جائی گا۔آپ میري طرف سی آیة

الکرسي پڑھ کر اس کی بازو پر دم کردیجئی گا - مرضي الهي
میں کوئي چارہ نہیں .
(شیخ جي منظور کی کندھی پر ہاتھہ رکھہ کر چلتی ہیں اور
پیچھی پیچھی محسن) .

(پردہ گر جاتا ھی).

تیسرا سین

(ڈیوڑھي کی دروازہ کی پاس ایک بی پردہ کي رتھہ کھڑي ھی اور اوس کی پیچھی ایک چھکڑا ـ خادمات اندر سی اسباب لاکر نوکروں کودی رھي ھیں جو چھکڑی پر بار کر رھی ھیں ـ دروازی کی قریب شیخ جي منظور کی کاندھی پر ھاتھہ رکھی کھڑی ھیں اور اون کی قریب محسن ـ ڈیوڑھي کی اندر سی رقیہ بیگم کي رورو کی باتیں کرنی کي آواز آرھي ھی).

رقیہ کي آواز

سعیدہ اب بھي ھوش میں آجا ـ اگر تجھی سادات کي آن کنبی کي آبرو کا خیال نہیں ھی تو اپنی چچا کي ضعیفی پر تو رحم کر ـ اري کیا تیری دل میں میري محبت ذرہ برابر بھي نہیں ھی ـ خدا گواہ ھی میں نی تجھی ھمیشہ اپني بیٹي سی بڑھکر سمجھا ھی ـ تیري تربیت اور دیکھہ بھال میں اپني جان ھلکان کردي ـ تیري انوکھي طبیعت سی کڑہ کڑہ کی جگر خون کردیا ـ کوئي لحظہ ایسا نہیں تھا جس میں مجھی تیري تندرستي کي فکر نہ ھو تیری سودائي پن کا دھڑکا نہ ھو ـ پانچ برس سی تیری بیاہ کا سینتا کر رھي ھوں اب خدا خدا کر کی ٹھکانا ھوا تھا کہ دنیا پلٹ گئي ـ سادات کا ستارہ ڈوب گیا پشتیني ریاست اوس خدائي خوار مہاجن

کی ھاتھه میں چلی گئی ــ اس مصبیت کی وقت میں تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک میری زندگی کاسہا را مجھی چھوڑ کر جا رھی ھی! ــ

سعیدہ کی آواز

چچی جان، میں نی کبھی آپ کی سامنی زبان نہیں کھولی ھی مگر اسوقت جب ھمیشه کی لئی میرا آپ کاساتھه چھوٹ رھا ھی مجھه سی بی چند لفظ کہی نہیں رھاجاتا ــ آپ یہه ھر گز نه سمجھئی که آپ مجھه سی جس قدر محبت کرتی ھیں مجھی معلوم نہیں یا مجھه پر اوس کا اثر نہیں ھوتا مگراس بدنصیبی کا کیا علاج ھی که آپ کی محبت نی میری ڈھارس بندھانی کی جگه میرا دل توڑ دیا ھی مجھی خوش وخرم رکھنی کی جگه زندگی سی بیزار کردیا ھی ــ آپ کی گھر میں آئی ھوئی مجھی سات برس ھوئی ــ اس سی پہلی میری زندگی کی دس برس کمال نگرمیں اباجان کی ساتھه گزر چکی تھی ــ جب میں اس دس سال کامقابله ان سات برسوں سی کرتی ھوں تو ایسا معلوم ھوتاھی جیسی کسی کو ھری بھری باغ کی ایک جھلک دکھا کی تپتی ھوئی بیابان میں چھوڑ دیا جائی ــ یه سچ ھی که اماں جان کاسایه بہت چھٹ پن میں میری سر سی اوٹھه گیا تھا ــ مگر ابا جان، بھائی جان اور شیخ جی کی پیاری نظروں کی چھاؤں میں میرا بچپن

قصی کہانی کی طرح گذر گیا دسویں برس تقدیرنی آنکھیں پھیرلیں اباجان اللہ کی پیاری ہوئی اور بھائی جان اور شیخ جی مجھی لی کر یہاں آئی ـ یہاں میں نی دوسری ہی دنیا دیکھی ـ بہلانی والی شفقت کی جگہ سہمانی والی چاہ، ہنسانی والی پیار کی بجائی رولانی والی محبت ـ کمال نگروالی گھر کی خوش نما چمن میں کھیلنی کی جگہ مجھی یہاں کالی کالی چار دیواری میں بند ہوکر بیٹھنا پڑا، میری پڑھنی لکھنی کی آزادی پرقیدیں لگائی گئیں ـ دوسری لڑکیوں تک سی ملنی کی ممانعت ہوئی ـ خداہی جانتا ہی کہ میں نی اتنی دن کس طرح کاٹی. اگر شیخ جی اور بھائی جان دلدہی کرنی والی نہ ہوتی تو میں ضرور گھٹ گھٹ کر مرجاتی ـ آج مجھی بھائی جان اوسی مکان میں لی کر جارہی ہیں جہاں سی سات برس پہلی لائی تھی ـ میں چاہتی ہوں کہ آپ سی رخصت ہوتی وقت آپ کی ساری احسانوں کا جو آپ نی سچی دم سی احسان سمجھہ کر کئی تھی بہت بہت شکریہ ادا کروں ـ چچی جان، مجھہ سی جو خطائیں ہوئی ہوں اون سی درگزر کیجئی اور مجھی ہنسی خوشی جانی کی اجازت دیجئی ـ اچھا آداب عرض ہی ـ صغرا بہن خدا حافظ ـ (پردہ الٹ کر نکل آتی ہی، نوکر منہ پھیر کر کھڑی ہوجاتی ہیں ـ).

صغری

(پکار کر) سعیدہ بہن، اللہ کوسونپا خط ضرور لکھنا۔
(دفعتہً پردہ پھر ہٹتا ہی اور رقیہ بیگم برآمد ہوتي ہیں. نوکر گھبرا کر چاھتی ہیں بھاگ جائیں مگر پھر کھڑی ہوجاتی ہیں).

رقیہ بیگم

لڑکي، توجاتي ہی تومیري ایک بات اور سنتي جا۔ اس لڑائي میں توجیتي میں ھاري مگراس فتح پر بہت اترا مت ۔ اسوقت تجھی بڑي خوشي ہی کہ چچي کی پنجی سی نکل کرراج کرونگي، ملکہ بلقیس کي طرح دنیا بھرمیں میري حکومت ہوگي۔ خلق خدامیری سامنی آنکھیں بچھائی گي مگریہ دھوکہ بہت دن نہیں رھی گا۔ ایک اٹھواری کی اندر اندر تجھی معلوم ہو جائی گا کہ خدا رسول کي نافرماني ، بزرگوں کي بی ادبي، کنبی قبیلی سی سرکشي کرکی آدمی کي کیاگت بنتي ہی۔ اگر تجھہ پر راہ میں انگلیاں نہ اوٹھیں، دنیا تیری نام پر تھڑي تھڑي نہ کری، شریفوں کي بہو بیٹیاں سن کر کانوں پرھاتھہ نہ رکھیں تومیرا نام رقیہ بیگم نہیں ۔ اور اس بھروسی نہ رھنا کہ جب کہیں ٹھکانا نہ ہوگا توپھرچچي کي گودمیں آن بیٹھوں گي۔ آج سی میں نہ تیري چچي نہ تومیري بھتیجي ۔ خدانی چاھا

توجیتی جي تیري صورت نه دیکھوں گي ـ جابھگت اپنی کئی کي سزا (اندر چلي جاتي هی).

(اندر سی آواز آتي هی ـ) چل صغری یہاں کیا کھڑي هی ـ
(سعیده شیخ جي کی پاس آتي هی وه کانپتی هاتھوں اوس کی سر پر هاتھه پھیرتی هیں).

شیخ جي

بیٹي ، تیري چچي کي باتیں سخت هیں مگر بالکل سچ هیں ـ جو کچھه اونھوں نی کہا اوس سی بڑه کر تجھی برداشت کرناهی مگر ایک بات سیداني بي بھول گئیں وه یه هی که تو شجاعت کي بیٹي هی ـ

سعیده

شیخ جي ، آپ نی یہه ایک لفظ جو میري همت بڑهانی کی لئی کہه دیاهی وه سو تقریروں پر بھاري هی ـ خدا آپ کو هم بھائي بہنوں کی سر پر سلامت . . . .

منظور

شیخ جي، آپ جو وعده کیا کرتی تھی وه نه بھو لئی گا ـ جب آپ کو اتني طاقت آجائی که سفر کر سکیں توچل کر هماری ساتھه رهئی گا اور هماری کام میں جو آپ کا اور والد مرحوم کا کام بھي هی هماري مدد کیجئی گا ـ

شیخ جی

(ہنسنی کی کوشش کرتی ہوئی) ہاں اب مجھی ضرور طاقت آئی گی ـ بیٹا، انسان کی ہوس کی کوئی انتہا نہیں مگر عقل ہوس کو مغلوب کرسکتی ہی ـ میری زندگی کا مقصد آج سی پورا ہونا شروع ہوتاہی ـ تم بھائی بہن اپنی بیڑیاں توڑکر آزاد ہورہی ہو اور مجھی دل سی یقین ہی کہ تم دونوں اپنی نئی زندگی میں خوش و خرم رہوگی کیونکہ خوشی نام ہی عقیدہ اور عمل کا اور یہہ چیزیں ملتی ہیں تازی ہوا میں جہالت کی تاریکی اور حبس سی نکل کر ـ بی شک تم دونوں سی جدائی خصوصاً سعیدہ سی چھوٹنا مجھہ پر بہت شاق ہی مگر زندگی اور دنیا دوسری کی ہیں میری نہیں ـ میری عمر کی چند ساعتیں باقی ہیں ان میں مجھی شکر کرنی دو کہ میری محنت رائگاں نہیں گئی اور غور کرنی دو اوس نئی زندگی پر جو میری لئی آرہی ہی ـ میری عمل کا دور ختم ہوچکاہی اب میری لئی صرف عقیدہ باقی ہی ـ اسی میں تسکین ہی اور اسی میں نجات ـ (منظور سی) اچھا بیٹا اب تم سدھارو ریل کا وقت نزدیک ہی ـ (منظور شیخ جی سی بغل گیر ہوکر سعیدہ کو رتھہ میں بٹھاتا ہی اور خود بھی محسن کی ساتھہ بیٹھتاہی ـ گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں) .

« بسم اللّٰہ مجریها و مرساها ».

(گاڑي میں سی سعیدہ اور منظور سر نکالی شیخ جي کو دیکھتی جاتی هیں جواپني لکڑي کی سهاری کھڑی هیں. نو کر چاکر سب گاڑیوں کی پیچھی پیچھی جاتی هیں، شیخ جي اکیلی رہ جاتی هیں. پردہ آهستہ گرتا هی).